Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان — مسیح موعود نمبر

The Weekly BADR Qadian

جلد 50

شمارہ: 12-13

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

19/26 ذی الحجہ 1421 ہجری 15/22 امان 1380 ہش 15/22 مارچ 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

کل حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مقام اور آپ کے اخلاص و قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بصیرت افروز اقتباسات سنائے۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ کیا ہے

فرمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تا کہ باقی دینوں پر اسے غالب کردے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بری لگے۔

فرمان نبوی ﷺ

☆۔ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین بھیجتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔

☆۔ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِیَّ۔ (النجم الثاقب جلد۲ صفحہ۲۰۹)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دوسو چالیس سال گذر جائیں گے تو اللہ مہدی کو معبوث فرمائے گا۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اور میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ کیا ہے میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان میں کسوف وخسوف ہوگا اور زمین میں سخت طاعون پڑے گی۔'' (دافع البلا صفحہ ۱۸)

☆ ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں وعدہ دیا گیا تھا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۴۔۵۳)

☆۔ ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور جیسا کہ میں قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ہے جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷ تا ۸ مطبوعہ ۱۹۰۱)

☆ ''یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کیلئے دروازہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔'' (حجۃ الاسلام صفحہ۱۲)

☆۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے۔'' (تریاق القلوب صفحہ۱۳)

☆۔ ''مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کیلئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کی جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں''۔ (برکات الدعا صفحہ۳۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مذہبی مباحثات کے متعلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زریں ہدایات

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ ایک اعتبار سے مذہبی جنگ و جدل کا زمانہ تھا جہاں ایک طرف مذہبی مباحثات و مناظرات و جلسے بکثرت ہوئے وہاں دوسری طرف بغض و عناد میں مذہبی پیشواؤں کو گالیاں بھی بہت دی گئیں عیسائی پادریوں اور آریوں کی طرف سے متعدد کتابیں ایسی منظر عام پر آئیں جو مسلمانوں کی دلآزاری میں محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین کو گالیاں دینے اور الزام تراشی کی خاطر شائع کی گئیں دیگر مذاہب نے بھی اسلام اور بانی اسلام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیں اور نشانۂ اعتراض بنایا طرّہ یہ کہ وہ شخص جو اسلام اور بانی اسلام محمد مصطفیٰ کی دفاع میں دیگر مذاہب کے مقابل پہلوان کی مانند سینہ سپر تھا اور جو کبھی لڑ رہا تھا یعنی جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود مسلمانوں نے آپ کو جی بھر کر گالیاں دیں آپ کے خلاف کفر کے فتوے شائع کئے گالیوں سے بھرے پمفلٹ اور کتابیں شائع کیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک پہاڑ بن جائے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے کہ سٹیجوں پر کھڑے ہو کر مسیح موعودؑ کو گالی دینا ملاؤں کا دلچسپ مشغلہ ہے

ع خود چراغ خانہ ہی غارت گر کاشانہ ہے

دوسرے مذاہب اور ان کے بانیان کو گالی دینے سے اپنا مذہب سچا نہیں ہو جاتا مذہب کی سچائی کا یہ کوئی معیار نہیں بلکہ یہ تو بداخلاقی و ننگ انسانیت فعل ہے۔ گناہ عظیم ہے اس سے بغض و عناد پیدا ہوتا ہے نفرت بڑھتی ہے اتحاد و اتفاق نہیں رہتا ملک و قوم کی سالمیت خطرے میں پڑ جاتی ہے ایک نبی جس کی بعثت کا مقصد ہی انسانیت کا قیام نوع انسان کے درمیان اخوت و محبت اتحاد و اتفاق پیدا کرنا ہوتا ہے وہ کب ایسی باتیں برداشت کر سکتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تکلیف اپنے آقا و مولیٰ سید المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کس قدر تکلیف کا باعث ہوتی تھی ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے چنانچہ آپ نے بار بار گورنمنٹ انگریزی کو بذریعہ میموریل توجہ دلائی کہ

☆ - بانیان مذاہب کو گالی دینا، انہیں بُرے ناموں سے یاد کرنا، ان کی ہتک کرنا قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

☆ - مذہبی مناظرات میں دلآزار اور ناپاک کلمات کے استعمال کو حکماً روکا جائے۔ کسی مذہب پر ایسا اعتراض نہ کیا جائے جو کہ خود اس کی الہامی کتاب پر پڑتا ہو۔

☆ - ہر مذہب والے اپنی اپنی معتبر و مقبول کتابوں کی فہرست شائع کر دیں تا کسی کو اعتراض کرنا ہو تو اسی کتاب کے حوالہ سے کرے باہر سے اعتراض کرنے کا حق قطعاً کسی کو نہ دیا جائے۔

۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو آپ نے پہلا میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا جس کے تعلق میں کتاب "حیات طیبہ" میں لکھا ہے کہ:

"چونکہ حضرت اقدس کو مذہبی مباحثات کے سلسلہ میں ہندوستان کی دو ایسی قوموں کے ساتھ واسطہ رہتا تھا جو اپنی تلخ زبانی میں مشہور تھیں۔ ہماری مراد اس سے آریہ اور عیسائی ہیں۔ اس لئے حضرت اقدس نے ۲۲ر ستمبر ۱۸۹۵ء کو ان دونوں قوموں کے نام ایک نوٹس جاری فرمایا اور اس میں گورنمنٹ آف انڈیا کو بھی توجہ دلائی۔ کہ مباحثات کی جو موجودہ طرز ہے اسے یکسر بدل دینا چاہئے۔ اور اس کی بجائے ہونا یہ چاہئے۔ کہ

اوّل:- کوئی فریق کسی دوسرے فریق پر ایسا اعتراض نہ کرے۔ جو خود اس کی اپنی الہامی کتاب پر پڑتا ہو۔

دوم:- ہر فریق اپنی مسلّم اور مقبول کتابوں کی فہرست شائع کر دے اور کسی معترض کو یہ حق نہ ہو کہ ان کتب سے باہر کسی کتاب کے حوالہ سے اعتراض کرے۔

چنانچہ حضور نے جو مسلّمہ مقبولہ کتابوں کی فہرست شائع فرمائی۔ وہ یہ ہے۔

اوّل:- قرآن شریف۔ دوم۔ بخاری شریف۔ بشرطیکہ اس کی کوئی حدیث قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔

سوم۔ صحیح مسلم۔ بشرطیکہ اس کی کوئی حدیث قرآن شریف اور بخاری کی کسی حدیث کے مخالف نہ ہو۔

چہارم:- صحیح ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مؤطا۔ نسائی۔ ابن داؤد۔ دار قطنی۔ بشرطیکہ ان کی کوئی حدیث قرآن کریم اور صحیحین یعنی بخاری و مسلم کے خلاف نہ ہو۔

آریوں اور عیسائیوں کو بھی آپ نے لکھا کہ آپ لوگ بھی اپنی مسلمہ مقبولہ کتب کی فہرست شائع کر دیں۔ اور فریقین اس امر کی پابندی کریں کہ کوئی ایسا اعتراض ایک دوسرے پر نہ کریں جس کا ثبوت وہ ان کتب سے مہیا نہ کر سکیں۔

ظاہر ہے کہ مذہبی فسادات کو روکنے کیلئے یہ ایک نہایت ہی معقول تجویز تھی۔ آپ نے ہزاروں مسلمانوں کے دستخطوں سے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت میں ایک میموریل بھی بھیجا۔ مگر افسوس کہ اُس وقت گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہ کی۔ البتہ اس کے بہت سالوں کے بعد یہ قانون پاس کیا گیا کہ کسی مذہب کے بانی کو گالی دینا یا اس کی ہتک کرنا قانون کی رُو سے جُرم ہے"۔ (حیات طیبہ از عبدالقادر سابق سوداگر مل صفحہ ۱۹۱-۱۹۰)

ایک اور میموریل ٹھیک دو سال بعد دوبارہ آپ نے وائسرائے ہند کی خدمت میں مذہبی مناقشات میں اصلاح کئے جانے کی خاطر ارسال کیا چنانچہ لکھا ہے:

"حضرت اقدس یہ دیکھ رہے تھے کہ آریہ اور عیسائی اپنی تحریروں میں دن بدن اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف تلخ بیانی و بدزبانی میں بڑھتے جا رہے ہیں اسلئے حضور نے ماہ ستمبر ۹۷ء میں ایک میموریل تیار کیا اور اس پر کثیر تعداد مسلمانوں کے دستخط کروائے اور اُسے لارڈ ایلجن وائسرائے ہند کی خدمت میں بھجوایا۔ اس میموریل میں آپ نے یہ بتایا کہ ہندوستان میں فتنہ و فساد کا زیادہ تر باعث مذہبی جھگڑے ہیں۔ اس لئے قانون سڈیشن میں جو اسی سال پاس ہوا ہے۔ مذہبی سخت کلامی کو بھی داخل کرنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے حسب ذیل تین تجاویز پیش کیں:-

اوّل یہ کہ ایک قانون پاس کر دینا چاہئے کہ ہر مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی خوبیاں تو بے شک بیان کریں لیکن دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی ان کو اجازت نہ ہو گی۔ اس قانون سے نہ تو مذہبی آزادی میں فرق آوے گا اور نہ کسی خاص مذہب کی طرفداری ہو گی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ کسی مذہب کے پیرو اس بات پر ناخوش ہوں کہ ان کو دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی۔

۲۔ اگر یہ طریق منظور نہ ہو تو کم سے کم یہ کیا جائے کہ کسی مذہب پر ایسے حملہ کرنے سے لوگوں کو روک دیا جائے جو خود ان کے مذہب پر پڑتے ہوں۔ یعنی اپنے مخالف کے خلاف وہ ایسی باتیں پیش نہ کریں جو خود ان کے مذہب میں بھی موجود ہیں۔

۳۔ اگر یہ بھی ناپسند ہو تو گورنمنٹ ہر ایک مذہب کے نمائندوں سے دریافت کر کے ان کی مسلّمہ مذہبی کتب کی ایک فہرست تیار کریں اور یہ قانون پاس کر دیا جائے کہ کسی مذہب پر اس کی مسلّمہ کتابوں سے باہر کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔ کیونکہ جب اعتراضات کی بنیاد صرف خیالات یا جھوٹی روایات پر ہو۔ جنہیں اس مذہب کے پیرو تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر اُن کی رُو سے اعتراض کرنے کا نتیجہ باہمی بغض و عداوت میں ترقی کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ بے جا اعتراض دلآزاری و الزام تراشی سے بغض و عداوت تو ترقی کر سکتی ہے محبت کے بیج نہیں پنپ سکتے۔

آج بھی ضرورت ہے اس بات کی کہ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان زریں ہدایات پر عمل کرے۔ اپنے مذہب کی جس قدر چاہے خوبیاں بیان کرے لیکن دوسرے مذہب پر حملہ نہ ہو آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ ایک ایسا جلسہ کیا جائے جس میں ہر مذہب کے لیڈر اپنے اپنے مذہبؐ کے کمالات بیان کریں اور آپ کو مذہب اسلام کی حقانیت پیش کرنے کا موقع ملے ایسا ہی ایک موقع دسمبر ۱۸۹۶ء میں اللہ نے آپ کو بہم پہنچایا اور آپ نے مقررہ سوالات کے جواب قرآن کریم سے اس طرح دیئے کہ دشمن بھی داد تحسین و آفرین دیئے بغیر نہ رہ سکے اسی اپنی دیرینہ خواہش کے سبب ایک اور میموریل آپ نے گورنمنٹ کی خدمت میں ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو بھیجا کہ ایک عالمی مذہبی جلسہ منعقد کیا جائے جس میں ہر مذہب کے اکابر و علماء اپنے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دیں۔

اس بات پر سیدنا حضرت اقدس حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں باقاعدہ ۱۹۳۹ء سے عمل درآمد شروع ہوا اور آج تک جماعت ہر سال تمام دنیا میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔

پس چاہئے کہ ہر مذہب کے علماء اور لیڈر مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول پر کان دھریں تا بغض و عداوت کی آگ ٹھنڈی ہو کر اخوت و محبت امن و آشتی کی فضا استوار ہو سکے۔

آخر پر اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہونے والے ایک اعتراض کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں درج کر کے مضمون ختم کرتا ہوں۔

"پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے مشتعل ہو کر مخالفین نے اللہ جلّشانہ اور اُس کے رسول کریم کی بے ادبی کی اور پُردشنام تالیفات شائع کر دیں۔ قرآن شریف میں صریح حکم وارد ہے کہ مخالفین کے معبودوں کو سب اور شتم سے یاد مت کرو تا وہ بھی بے سمجھی اور کینہ سے خدائے تعالیٰ کی نسبت سب و شتم کے ساتھ زبان نہ کھولیں۔ لیکن اس جگہ بر خلاف طریق ماموریہ کے سب و شتم سے کام لیا گیا۔ اما الجواب پس واضح ہو کہ اس نکتہ چینی میں معترض صاحب نے وہ الفاظ بیان نہیں فرمائے جو اس عاجز نے بزعم اُن کے اپنی تالیفات میں استعمال کئے ہیں اور در حقیقت سب و شتم میں داخل ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں

باقی صفحہ (۱۹) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج سے پہلے کسی حکومت کے دور میں ایسا ظلم نہیں ہوا۔
پاکستان کا مُلّاں وہاں کی عدلیہ پر بھی سوار ہو چکا ہے

تخت ہزارہ کے واقعہ کے حوالہ سے رسالہ "تکبیر" کی صریح جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی رپورٹ پر تبصرہ اور اصل حقائق کا انکشاف

احمدی شانِ نبیؐ کی خاطر جانیں دے رہے ہیں ۔ احباب جماعت کو اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا بکثرت پڑھنے کی تاکید

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶؍ جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۶؍ صلح ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ. وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ. قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَاللّٰهِ . مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ. اُوْلٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ (سورۃ المائدہ آیات ۶۰۔۶۱)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ: تُو کہہ دے اے اہلِ کتاب! کیا تم ہم پر محض اس لئے طعن کرتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ہم سے پہلے اتارا گیا تھا؟ اور حق یہ ہے کہ تم میں سے اکثر بد کردار لوگ ہیں۔ تُو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر چیز کی خبر دوں جو (تمہارے لئے) اللہ کے پاس بطور جزا ہے؟ وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضبناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنادیا جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

اسی تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث بخاری کتاب العلم میں درج ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جاکر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ایک اور حدیث اسی تعلق میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ (مشکوٰۃ. کتاب العلم)

اسی تعلق میں ایک حدیث اُسُدُ الْغَابَہ سے لی گئی ہے حضرت **ثَعْلَبَہ بُھْرَانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات انہیں سجھائی نہ دے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: حضورؐ! علم کس طرح ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔ (اسدالغابہ جلد اول صفحہ ۲۳۶)

ان احادیث سے، قرآن کریم کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان کی روشنی میں قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ فی زمانہ حقیقت میں وہ سچے عالم جن کی تعریف یہ ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں اور خدا کے حضور عاجزی کرنے والے ہیں وہ اس دنیا سے اٹھ چکے ہیں۔ اب جو باقی رہ گیا ہے وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں اور قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ سؤر اور بندر تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سچ مچ بندر بن گئے تھے۔ بعض مفسرین نے تو عجیب و غریب روایتیں گھڑ رکھی ہیں کہ ایک بستی کے اندر وہ بندر تھے سارے سؤر اور بندر بنے ہوئے تھے اس زمانہ کے مولوی، تو ان کو سمجھ نہیں آئی کہ سؤر اور بندر بننے سے مراد کیا ہے۔ اصل میں سؤر کھیتوں کو اجاڑنے کا کام کرتا ہے اور بھی غلاظتیں اس کے ساتھ منسوب ہوتی ہیں اور بندر محض نقالی کرتا ہے۔ قراءت اچھی کرلے گا، زبان سے قرآن کریم کی تلاوت کرے گا مگر محض نقالی ہے، اس کے دل میں ایک شعشہ بھی قرآن کا نہیں جاتا۔

اسی تعلق میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: "میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔ (کنزالعمال. جلد ۷. صفحہ ۱۹۰)

یہاں "کی طرح" کے ساتھ بات واضح فرمادی کہ وہ بندر اور سؤر سچ مچ تو نہیں بنے ہونگے مگر سؤر والی صفات ان کے اندر ہونگی اور بندروں کی طرح نقالی کریں گے لیکن حقیقت میں قرآن ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا۔

اسی تعلق میں مختصر سی ایک دلچسپ بات آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ رسالہ "تکبیر" جو جھوٹ کی اشاعت میں نمبر ایک پر ہے اس نے تخت ہزارہ میں کیوں قادیانیوں کا شور و شر ہوا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ دراصل قادیانیوں کی شرارت تھی اور اس کی وجہ ایک خاص بیان کی گئی ہے۔ وہ شرارت تخت ہزارہ میں کیوں ہوئی اَور کہیں کیوں نہ ہوئی۔ حالانکہ اور جگہ بھی ہوئی ہیں۔ لیکن یہاں تو یہ لکھتے ہیں مضمون کے آغاز میں لکھا ہے: "تخت ہزارہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے"۔ اب ذرا غور سے سن لیں اس بات کو "تخت ہزارہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے کہ مرزا طاہر ..... کی شادی بھی اسی گاؤں میں ہوئی ہے"۔ اب بتائیں انسان اس پہ ہنسے کہ روئے۔ بڑا جاہل مولوی ہے اور بڑا سخت جھوٹا۔ کذب تو اس پہ ختم ہے اس کے بعد کذب کا بیان ہی ناممکن ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں "جِنا جھوٹ بول لو" تو یہی ان کا حال ہے جتنا بھی جھوٹ بول لیں اتنا ہی ان کے لئے کم ہے۔

پھر مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں کہ: "گاؤں کے مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا۔ اطہر شاہ جلوس میں پیش پیش تھا۔ جب یہ جلوس قادیانیوں کی ایک عمارت کے سامنے سے گزرا تو کچھ قادیانی آگے بڑھے اور اطہر حسین شاہ کو گھسیٹتے ہوئے عمارت کے اندر لے گئے اور اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا۔ وہاں موجود مسلمان اور پولیس والے کچھ بھی نہ کرسکے"۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مبیّنہ احتجاجی جلوس غم و غصہ سے احمدیوں کے قتل و غارت کے نعرے لگاتے ہوئے پولیس کی حفاظت میں احمدیوں کی مسجد کے محاصرہ کے لئے نکلا ہوا تھا۔ ایسے بپھرے ہوئے جلوس کی قیادت کرنے والے لیڈر کو "کچھ قادیانیوں" کا گھسیٹ کر اندر لے جانا سراسر جھوٹ ہے۔ ہرگز ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اور اس پر تشدد کرنا نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ پھر تشدد کے بیان کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو اطہر شاہ تھا اس کی زبان بھی کاٹ دی اور کان بھی کاٹ دیے۔ وہ اچھا بھلا بھاگا پھرتا ہے۔ پورے کان موجود ہیں زبان موجود ہے لیکن ربوہ ریلوے سٹیشن والے واقعہ کو بھی

یہی مشہور کیا تھا مولوی نے تا کہ لوگوں کو کثرت سے اشتعال ہو اور عوام الناس احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کریں۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو بچائے اسے کون کچھ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت بھی جس حد تک ممکن ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ پھر بھی کرتا ہی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی اس حفاظت کے نتیجہ میں کثرت سے احمدی بچے ہوئے ہیں لیکن جو اِن بد بختوں کے قابو آتے ہیں ان کے ساتھ بہت ہی ظالمانہ سلوک کرتے ہیں، اتنا زیادہ کہ آج سے پہلے کسی دوسری Regime کے زمانہ میں احمدیوں پر اتنے ظلم نہیں ہوئے اور ہو رہے ہیں جتنے اس جنرل صاحب کی Regime میں ہو رہے ہیں۔ زبان سے کچھ کہتے ہیں کرتے کچھ اور ہیں۔ اکانومی ٹھیک کرنے کے نام پر آگئے فوج کو لے کے اور اقتصادیات یعنی اکانومی کا ستیاناس کر دیا۔ اقتصادیات ڈکٹیٹر کے کہنے سے نہیں چلا کرتیں۔ اقتصادیات کے اپنے قانون ہوتے ہیں۔ جب تک ان قانونوں کو درست نہیں کرو گے اس وقت تک اقتصادیات پہ جبر کرنا اقتصادیات کا بیڑا غرق کرنے والی بات ہے اور اس وقت پاکستان کا یہی حال ہے۔ اقتصادی لحاظ سے پاکستان اتنا غریب کبھی بھی نہیں ہوا جتنا اب ہو چکا ہے۔ جہاں تجارت ہی نہیں پنپ سکتی وہاں غربت ہی پنپے گی پھر۔

پس یہ بات یاد رکھیں کہ ہم جو کہتے ہیں کہ دعا کرو **اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقًا** تو اپنے ملک کی ہمدردی میں کرتے ہیں۔ اگر ان کے بڑے بڑے شریر نہ پکڑے جائیں اور نہ مارے جائیں تو ملک کا تو بہت برا حال ہے اور اَور بھی زیادہ ہو گا۔ فتنہ فساد، ایک دوسرے سے لڑائیاں، ایک دوسرے کے قتل، چھوٹے چھوٹے بچوں پر ظلم، عورتوں اور بچوں کا اغوا ہونا اور ان پر بہت زیادتیاں کرنا یعنی اتنی لمبی فہرست ہے کہ مَیں اسے بیان نہیں کر سکتا، ناممکن ہے۔ آپ کبھی جنگ اخبار پر نظر ڈال لیا کریں تو آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

اور اور لطیفہ سن لیجئے: "کچھ بزرگوں نے قادیانیوں سے بات کی کہ ہمیں اطہر حسین شاہ کی لاش دیدو"۔ وہ زندہ دندناتا پھرتا ہے۔ کان بھی اس کے ہیں، آنکھیں بھی ہیں، زبان بھی ہے۔ وہ مولویوں نے گاڑا ہوا ہے اس کو، وہاں کا رہنے والا نہیں ہے۔ تخت ہزارہ کا اطہر حسین شاہ نہیں ہے۔ یہ دوسری جگہ سے مولویوں نے یہاں اس کو تخت ہزارہ کی زمین میں گاڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں اطہر حسین شاہ کی لاش ہی دے دو تو ہم چلے جائیں گے لیکن قادیانیوں نے انکار کر دیا"۔ کیوں نہ انکار کرتے۔ لاش تھی ہی نہیں ان کے پاس اطہر حسین کی تو انکار کیوں نہ کرتے۔

اصل حقیقت:- اطہر شاہ وقوعہ کے روز اپنے ہم قماش نوجوانوں کی ٹولی بنا کر گاؤں میں پھرتا رہا اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگاتا رہا اور گالیاں اور مغلظات بکتا رہا حتی کہ احمدیوں کے گھروں کے دروازے پیٹ پیٹ کر انہیں باہر نکلنے کے لئے للکارتا اور دھمکیاں دیتا رہا مگر احمدی اپنے گھروں کو بند کر کے اندر ہی رہے۔ سارا دن ہلڑ بازی اور نعرہ بازی سے اشتعال پھیلا کر ماحول کو برانگیختہ کیا گیا اور جب عشاء کا اندھیرا بڑھنے لگا تو اطہر شاہ مزید لڑکے اکٹھے کر کے مسجد احمدیہ کے دروازے پر پہنچا اور مسجد کا محاصرہ کیا۔ یہ سب لوگ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے جبکہ احمدی نہتے تھے اور نماز کے لئے مسجد میں جمع تھے۔ اطہر شاہ اپنے حواریوں سمیت مسجد میں داخل ہو کر وہاں موجود چند احمدیوں سے الجھ پڑا۔ ان چند نہتے احمدیوں نے اپنے بچاؤ کی کوشش کی۔ اس دوران اطہر شاہ زخمی ہو گیا۔ فوراً ہی غیر احمدیوں کی مسجد سے اعلان ہو گیا کہ اطہر شاہ کو احمدیوں نے قتل کر دیا ہے۔ ایک طرف یہ اعلان ہوا اور دوسری طرف آناً فاناً سینکڑوں افراد اکٹھے ہو گئے جو کہ کلہاڑیوں، لاٹھیوں اور آتشیں اسلحہ سے لیس تھے۔ انہوں نے مسجد میں موجود چند نہتے احمدیوں پر حملہ کر دیا اور وہاں موجود احمدیوں پر اس طرح بہیمانہ اور سفاکانہ انداز سے تشدد کیا کہ چار احمدی تو موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ ایک پندرہ سالہ نوجوان ہسپتال جا کر شہید ہوا۔ ان معصوم احمدیوں کو پہلے بے دردی سے زدوکوب کیا گیا پھر ان کی گردنوں پر کلہاڑیاں ماری گئیں اور پھر کلہاڑیوں سے ان کے چہرے مسخ کئے گئے لیکن انسانوں کے روپ میں ان درندوں کی وحشت و بربریت کی ہوس پھر بھی پوری نہ ہوئی۔ چنانچہ ان پانچ شہید ہونے والوں میں سے کچھ، جب اپنی جان بچانے کے لئے مسجد کی چھت پر چڑھ گئے تو ان درندوں نے اُن کا پیچھا کیا اور چھت پر چڑھ کر ان کو ہلاک کیا اور پھر ان کی لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے انہیں چھت پر سے نیچے گلی میں پھینک دیا۔ جیسا کہ گوجرانوالہ میں ایسا ہی واقعہ گزر چکا ہے اور مسجد کو آگ لگا دی گئی۔

حملہ آوروں کے ساتھ ان کی تائید کے لئے پولیس بھی موجود تھی جس کی شہ پر اور جس کی تائید سے یہ کارروائی کی جا رہی تھی۔ احمدیوں نے حملہ کے خطرہ کے وقت فون پر پولیس کو اطلاع دی مگر کوئی مدد کو نہ پہنچا بلکہ پولیس نے اس وقت کارروائی شروع کی جب پانچ احمدی ظلم و بربریت کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔ پھر انہوں نے اپنی طرف سے پکڑ دھکڑ شروع کی۔

ان شہداء کے نام یہ ہیں:- مکرم محمد عارف صاحب، مکرم محمد اصغر صاحب، مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب۔ ان کے علاوہ زخمی ہونے والے جو بہت شدید زخمی ہوئے ان میں مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم خالد احمد صاحب بھی شامل ہیں۔

اب ایک اور بھی بہانہ بنایا گیا ہے کہ لڑائی کیوں ہوئی: "اس گاؤں کے قادیانی، مسلمانوں کی نسبت مالدار ہیں، زمیندار اور بااثر ہیں، اس لئے گاؤں میں تناؤ کی کیفیت رہتی ہے"۔

اب کسی کے مال سے جلنے کا کہاں سے تمہیں حکم ملا ہوا ہے۔ اگر احمدی مالدار تھے تو مال سے تو وہاں کی پولیس خریدی جا سکتی ہے پھر یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ پولیس ان کی طرفداری کرتی۔ جھوٹ پر جھوٹ کا پلندا۔

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ: "قادیانیوں نے طاقت کے بل بوتے پر سرکاری اراضی پر قبضہ بھی کیا ہوا ہے"۔ اب یہ کونسی سرکاری اراضی پہ پاکستان میں اپنے بل بوتے پر قبضہ کیا ہے اس کے متعلق سن لیجئے۔

طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کی حقیقت یہ ہے کہ مسجد اور اس سے ملحقہ اراضی احمدیوں کی ملکیت ہے۔ اسی وجہ سے اطہر شاہ جب اس مقدمہ کو عدالت میں لے کر گیا۔ پولیس نے اس کو یہاں کھڑا کیا تھا وہاں کا نہیں ہے تخت ہزارہ کا لیکن انہی شرارتوں کے لئے اس کو وہاں مقرر کیا گیا تھا۔ جب مقدمہ عدالت میں لے کر گیا تو حقائق ایسے واضح تھے کہ عدالت کو بھی احمدیوں کے حق میں ڈگری جاری کرنا پڑی۔ جب زبردستی زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے وہاں کی عدالت ان حالات میں بھی مجبور ہو گئی کہ کاغذات دیکھ کر کچھ شرم کرے اور انصاف کے ساتھ احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے۔

ایک اور دلچسپ واقعہ یہ ہے یہ مضمون نگار لکھتا ہے کہ: "ایک غریب کاشتکار کے بیٹے کا بازو ٹوکے میں آکر کٹ گیا تو قادیانیوں نے باقاعدہ اعلان کیا کہ اسے مرزا طاہر کی بد دعا لگی ہے۔ جب اس بات کا چرچا زیادہ ہوا تو گاؤں کے مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا"۔

یہ بہت بعد کا واقعہ ہے۔ یہ بات تخت ہزارہ کے سانحہ سے کوئی مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے واقع ہوئی اور اُس وقت کسی خادم نے اپنی نجی مجلس میں اس قسم کا اظہار کیا ہو گا لیکن جماعت احمدیہ کی طرف سے ہرگز ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ میری بد دعا اُس بچے کو کیسے لگ سکتی تھی جس کے ہاتھ کٹنے کا واقعہ مجھے ابھی چند دن پہلے معلوم ہوا ہے۔ اور یہ واقعہ پڑھ کے مجھ افسوس ہوا، اس پر رحم بھی آیا۔ تو یہ مولوی اپنی بد بختیاں میری طرف منسوب کر رہے ہیں۔

"مجاہد مسلمان اطہر حسین شاہ نے مقدمہ دائر کر رکھا ہے جس کی قادیانیوں کو بہت تکلیف ہے"۔ یہ 'دائر کر رکھا ہے' وہی مقدمہ ہے جو عدالت سے خارج بھی ہو چکا ہے۔

گزشتہ سال اطہر شاہ نے احمدیوں کے قبرستان میں جا کر قبروں کی بے حرمتی کی اور ان کے کتبوں کو توڑ ڈالا اور اس کا اقرار اُس نے عدالت کے رُوبرو بھی کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے گلیوں میں کھمبوں پر احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز نعرے بھی لگوائے ہوئے ہیں۔ اس کا ذکر لمبا ہی چل گیا ہے دفع کریں اس بد بخت کے ذکر کو۔

جو مقدمہ احمدیوں پر درج کیا گیا ہے ان کے ظالمانہ طور پر شہید ہونے کے بعد، اس میں یہ درج ہے کہ "مرزائی کافر اور مرتد ہیں اور اسلام کے مطابق واجب القتل ہیں"۔ یہ جو "اسلام کے مطابق واجب القتل ہیں" لکھا ہوا ہے اس میں پاکستان کی عدلیہ بھی شامل ہے اس کی تائید میں۔ تو جس ملک میں عدل وانصاف کا یہ حال ہو کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وغیرہ سب ہی بیچ میں شامل ہوں تو وہاں انصاف کیسے ممکن ہے۔

اس وقت پاکستان میں صرف مذہبی بنیادوں پر تین ہزار سات افراد کے خلاف مقدمات بنے ہوئے ہیں۔ تخت ہزارہ کے واقعہ سے صرف چند دن قبل گھٹیالیاں میں پانچ احمدیوں کو دہشت گردی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ اب یہاں میری کونسی شادی ہوئی ہے۔

۱۹۸۴ء کے بعد سے اب تک جماعت احمدیہ پر ان کے اپنے شہر میں تمام جلسوں اور اجتماعات پر پابندی ہے جبکہ مولوی سال میں کئی بار وہاں جلوس نکالتے اور جلسے کرتے ہیں جن میں احمدیوں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے اور احمدیوں کو سرِعام قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز خبریں اور بیانات روزمرہ شائع ہو رہے ہیں اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اشتعال انگیز بیان دینے والوں میں لاہور ہائیکورٹ کے حاضر سروس جج ہیں۔ جسٹس میاں نذیر اختر اور جسٹس منیر احمد اس میں شامل ہیں۔ جسٹس نذیر اختر تو ان دنوں لاہور ہائیکورٹ کے قائمقام چیف جسٹس بھی ہیں۔ لاہور میں احمدیوں کے خلاف منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں ان دو جج

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

صاحبان نے شرکت کی اوران کے بیانات جو اخبارات نے شہ سرخیوں سے شائع کئے وہ ملاحظہ فرمایئے:
"شان نبی میں گستاخی کرنے والی ہر زبان کاٹ دی جائے گی"۔ جسٹس میاں نذیر اختر۔

(روزنامہ "دن" ۲۸؍ اگست ۲۰۰۰ء)

تو اگر یہ ہو تو بہت اچھا ہے یہ سارے شان نبی میں گستاخی کرنے والے لوگ ہیں پہلے اپنی زبانیں کٹوالیں پھر قلم سے جو لکھنا ہے لکھا کریں۔ نہایت ہی ظالم اور بے ہودہ۔

احمدی اور شان نبی میں گستاخی کرنے والے؟ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ شان نبی کی خاطر تو احمدی جانیں دے رہے ہیں۔ اس جرم میں جانیں دے رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔ شان نبی تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ان کو تکلیف دیتا ہے اور کہتے ہیں یہ سب سے بڑی ہتک رسول ہے کہ احمدی رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی گواہی دے رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے جسٹس میاں نذیر اختر فرماتے ہیں کہ ایسے گستاخی کرنے والوں کی زبانیں کاٹ دو۔ پھر لکھا ہے "مرتدین کے لئے غازی علم دین شہید کا قانون موجود ہے"۔ جسٹس نذیر اختر۔

(اخبار 'انصاف' ۲۸؍اگست ۲۰۰۰ء)

اشتعال انگیز اشتہارات کی تو حد ہی کوئی نہیں ہے۔ آئے دن ہر جگہ، ہر دیوار، ہر کھمبے پر چھپے ہوئے اشتہار لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں احمدیوں کے خلاف نہایت ہی گندی زبان، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی غلیظ بکواس اور اس کے علاوہ احمدیوں کے قتل عام کے فتاویٰ شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ایک بیان یہ ہے: "احمدی مرتدوں کو تین دن کی مہلت دے کر ایک سو دس کروڑ مسلمانانِ عالم کی طرح مسلمان ہو جانے کی دعوت عام دیں"۔ دس کروڑ مسلمانان عالم کس طرح مسلمان ہیں۔ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تکذیب کر کے مسلمان ہوتے ہیں۔ دس کروڑ جو مسلمان ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے حق میں کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ سچے اور خدا کے رسول ہیں۔ ایک سو دس کروڑ مسلمانوں کی طرح احمدی بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ یہ کون سا اہانت کا واقعہ ہے جو احمدیوں کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس کہنے کے جرم میں تو وہ مارے پیٹے جا رہے ہیں۔ تو عجیب ظلم ہے جس کی تاریخ عالم میں کوئی مثال نہیں ہے۔ جبر کے ذریعہ سچی بات نکلوائی جاتی ہے اور یہاں جبر کے ذریعہ جھوٹ نکلوایا جا رہا ہے جو احمدی نہیں بولتے۔ وہ جبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہو کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کا نام لیتے ہیں تو مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کوئی احمدی اپنے دل میں ایسا خیال کرے۔ پس جبر کے ذریعہ جھوٹ بلواتے ہیں۔ سب سے خطرناک قسم کی پرسیکیوشن (Persecution) روس میں ہوئی ہے اور وہاں بھی سچ بلوانے کیلئے Persecution کی جاتی تھی جھوٹ بلوانے کے لئے نہیں۔ کہتے ہیں ایک لائن میں احمدیوں کو کھڑا کر دیا جائے۔ جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں ان کو لائن میں کھڑا کر کے قتل کرنا شروع کر دیں۔ "جب تک سب احمدی مرتد قتل نہ ہو جائیں ان مرتدوں کو قتل کرنا بند نہ کیا جائے"۔ اب پاکستان کے احمدیوں کی لائن روز لگ جائے وہ مولوی تلوار لے کر اس پر چڑھا ہوا ہو یہ اس بدبخت حکومت کا نتیجہ ہے جو اپنے آپ کو قائداعظم کے پاکستان کے لئے نافذ کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ قائداعظم کے خواب و خیال میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۹۔ "یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِی وَمَزِّقْ اَعْدَآءَ كَ وَاَعْدَآئِی وَ اَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا"۔

حضرت نوحؑ کی دعا میں "لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا" آتا ہے یعنی سب کافر ہی ختم ہو جائیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ ان کافروں کی اولاد در اولاد اب دہریہ ہی رہیں گے یعنی عملاً دہریہ ہی رہیں گے اور کوئی ان میں سے خدا پرست نہیں بنے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعا میں یہ نرمی رکھی ہے کہ ساری قوم کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ فرمایا "لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا" جو کافروں میں سے شریر لوگ ہیں ان کو اٹھا لے تاکہ ملک بچ جائے۔

اس کا ترجمہ یہ ہے یعنی اے میرے رب میری دعا کو سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور اپنا وعدہ پورا فرما۔ اور اپنے بندے کی مدد فرما۔ اور ہمیں اپنے وعدوں کے دن دکھا۔ اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت۔ اور شریر کافروں میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔

پس اسی لئے میں نے پہلے بھی یہ تحریک کی تھی اب پھر کرتا ہوں کہ بکثرت یہ دعا پڑھا کریں "اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِیقاً وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا"۔

آخر پر میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا پڑھتا ہوں جو موقع کے مطابق ہے اور اسی قسم کا حال احمدیوں کا ہے۔ آپ نے قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا "وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَ تْنَا" تم ہم سے انتقام نہیں لیتے، دشمنی نہیں رکھتے مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے ہیں جب وہ آیات ہمارے لئے آئیں۔ "رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ"۔ پس اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور اس حالت میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں اور ہمیں یہ ظالم کبھی بھی غیر مسلم نہ بنا سکیں۔

ریفریشر کورس برائے نومبائعین مرشد آباد (بنگال)

مورخہ ۱۲؍جنوری تا ۱۶ جنوری ۲۰۰۱ء نومبائعین کا ریفریشر کورس مرشد آباد سرکل برہم پور میں منعقد ہوا جس میں ۱۸۰ افراد پندرہ نئی جماعتوں سے شامل ہوئے۔ اس پانچ روزہ ریفریشر کورس میں نومبائعین کی متعدد کلاسیں لی گئیں اور انہیں تبلیغ کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سارے مضامین سمجھائے گئے نیز جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیم اور نظام جماعت سے بھی آگاہ کیا گیا۔

مندرجہ ذیل اساتذہ نے نومبائعین کی کلاسیں لیں:

مکرم مولوی امیر حمزہ صاحب، مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب، مکرم مولوی عبد القیوم صاحب، مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ، مکرم عبد الحمید کریم قائد علاقائی بنگال آسام، الحمد للہ اس ریفریشر کورس سے نومبائعین کے اندر ایک خاص جذبہ پیدا ہوا ایک خاص تبدیلی انکے اندر نظر آرہی تھی۔ یہ پانچ روزہ ریفریشر کورس الحمد للہ ۱۶ جنوری ۲۰۰۱ء کو دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (فاروق احمد بنگالی سرکل انچارج برہم پور)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احمدیہ پبلک سکول رشی نگر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نائب امیر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ متعدد طلبا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی اساتذہ نے بھی سیرت کے پہلوؤں پر تقاریر کیں اور آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(محمد بشارت احمد گنائی رشی نگر کشمیر)

درخواست دُعا

- خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے فالج میں مبتلا ہیں۔ جملہ قارئین کرام و احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)
- مکرم راجہ ساگر الطاف ابن مکرم راجہ الطاف صاحب آف چک ایمرچھ (کشمیر) کے سر پر گیند لگنے سے شدید چوٹ آئی ہے سری نگر ہسپتال میں آپریشن کرایا گیا کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ظہور احمد جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)
- خاکسار کی دینی دنیاوی ترقیات تمام پریشانیوں کے ازالہ اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے نیز بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات صحت و سلامتی امتحان میں نمایاں کامیابی اور بہتر روزگار کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اصغر احمد آف کالا بن لوہا کہ راجوری)
- خاکسار کی بیٹی ثمینہ بیگم صاحبہ آف کیرنگ اڑیسہ کو پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے کافی تکلیف میں ہے۔ کامل شفایابی نیز ہم سب کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (میر حشمت کیرنگ اڑیسہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں 17.12.2000 کو بچی ہوئی حضور انور نے غزالہ رئیس نام تجویز کیا ہے دعا کریں کہ بچی خادم دین اور سلسلہ کی خدمت کرنے والی ہو۔ اعلیٰ تعلیم پانے والی ہو۔ آمین۔ (۔محمد رئیس صدیقی آف کانپور۔)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدمت قرآن کے آئینہ میں

..........از محترم مولانا حکیم محمد الدین صاحب صدر مجلس وقف جدید..........

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی خودنوشت سیرت وسوانح جو اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں بیان فرمائی ہے۔ اُس میں لکھا ہے کہ آپ کے والد بزرگوار نے دو فضل نامی اساتذہ سے آپکو قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم دلائی۔ اور پھر ایک شیعہ عالم گل علیشاہ صاحب کو تعلیم کے لئے مقرر کیا۔ جن سے آپ نے فارسی کی تعلیم اور ابتدائی صرف نحو اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے والد بزرگوار سے جو علاقہ میں مشہور طبیب حاذق تھے طب کی تعلیم جہاں تک خدا نے چاہا حاصل فرمائی۔ مگر ان علوم میں مزید کسی تعلیم میں حصول کمال کی طرف آپکی طبیعت راغب نہ ہوئی۔ اس لئے کہ آپ روحانیت کے زمرہ میں معلومات کی طرف طبیعت کا میلان رکھتے تھے۔ اور قرآن مجید کے حقائق ومعارف ودقائق و نکات کی معرفت کی طرف بشدّت دلی رغبت رکھتے تھے۔ اور قرآن مجید کی محبت کا شغف دل میں موجزن پا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس محبت و عشق قرآن کے باعث آپ کو انواع معارف اور اصناف اثمار ''لامقطوعۃ وّلاممنوعۃ'' سے مالا مال کیا۔ جس سے آپکو ایمانی تقویت اور مقام حق الیقین حاصل ہوا۔ حضور فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ کی قسم میں نے اس کے ظاہر اور باطن اوپر نیچے اس کے ہر ہر لفظ کو نور ہی نور پایا۔ گویا روحانی باغ ہے۔ جو پھلوں کے خوشوں سے لدا ہوا ہے۔ اور اُس کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اِس پر سعادت کے پھل موجود ہیں۔ ان انعامات کو کسی اور طریق سے پا ہی نہیں سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ کی قسم اگر قرآن مجید کی یہ محبت مجھے عطا نہ ہوتی تو میری زندگی بے لطف ہوتی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس نعمت کا وافر حصہ عطا فرمایا اور مجھے مجذوبین کے زمرہ میں داخل فرمایا۔ میں جوان ہوا تو میں نے جس دروازے کے کھلنے کیلئے دعا کی خدا تعالیٰ نے وہ کھول دیا اور جو نعمت طلب کی اُس نے مجھے عطا فرمائی اور جس دعا کے لئے ابتہال اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرمائی۔ یہ سب افضال مجھے محبت قرآن اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل ہوئے۔ اے خدا اُس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر آسمانی ستاروں اور زمین کے ذرات کی تعداد میں درود وسلام پہنچا۔ یہ دونوں محبتیں جو میری فطرت میں تھیں ان کی بنا پر شروع سے خدا تعالیٰ کی معیت میرے شامل حال رہی۔''

(ترجمہ خودنوشت سوانح عربی ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام صفحہ: ۵۳۵-۵۴۷)

قرآن مجید کو پسِ پشت ڈالنے کی پیشگوئی

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوراً ۝

(فرقان ۳۱/۳)

ترجمہ: اور رسول نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے تو اِس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں واضح طور پر پیشگوئی ہے کہ ایک زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین قرآن مجید کو پسِ پشت ڈال دینگے۔ اسی مضمون کی احادیث سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائیگا اور الفاظ کے سِوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔'' (مشکوۃ کتاب العلم) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم پڑھی تو ایک شخص نے آپ سے اس کے بارہ میں دریافت کیا۔ آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے تو ان لوگوں (اہل فارس) میں سے کچھ لوگ اُسکو واپس لے آئینگے۔'' (بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ)

اس پیشگوئی کے ظہور کا موعود وقت سب اہل اسلام کے نزدیک چودھویں صدی ہی رہا ہے جس کے بارہ میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ زبان خلق پر اس کا اظہار نقارۂ خدا کی مانند ظہور میں آیا۔ ۱۸۷۸ء میں مولانا حالی اپنی مسدس میں لکھتے ہیں۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

مغلیہ دور کے اختتام کے بعد ۱۸۵۷ء سے اسلام بانئے اسلام اور قرآن مجید کو ہدف بنا کر عیسائیت، برہمو سماج، آریہ سماج نے اِسے پوری طرح کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اُس وقت تعلیم یافتہ مسلمان یوروپ کے گمراہ کن فلسفہ کے آگے ہتھیار ڈالے بیٹھے تھے۔ اور علماء آپس میں تکفیر بازی کی جنگ میں اُلجھے ہوئے تھے۔ گویا قرآن مجید کے الفاظ میں ظھر الفساد فی البر والبحر کی زمانہ تصدیق کر رہا تھا۔ کہ واقعی دنیا کے حالات پکار پکار کر اعلان کر رہے تھے کہ گمراہی پورے عالم پر محیط ہو چکی ہے۔ قادیان کی گمنام بستی میں جو وجود اس گمراہی کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے انتخاب میں آیا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود تھا۔ جنہوں نے اپنے سوانح اپنی تالیف کردہ کتب میں بیان فرمائے ہیں۔ جن کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر کسے راہ بہر کار ساختند کے مقولہ کے مطابق اس خدمت کو بجالانے کا جذبہ ماں کی چھاتیوں سے آپکے حصہ میں آیا تھا۔

چنانچہ ۱۸۷۶ء تک آپ اپنے والد صاحب کی کفالت میں رہے۔ ازاں بعد آپ نے چونکہ اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کیا ہوا تھا۔ اسلام کی حالتِ زار سے بشدّت متاثر ہو کر ایسی کتاب لکھنے کا عزم فرمایا جو بمقابلہ جمیع ارباب مذہب وملت قرآن مجید کی صداقت اور منکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتمام حجت کے طور پر ہو اور اُسے بطور شاہکار آپ نے ایسے ۳۰۰ ناقابل تردید دلائل سے مزین کیا ہے کہ ہدایت کے طالبوں کو دولت ایمان کا سرور حاصل ہو اور جملہ باطل مذاہب کا بطلان ایسے طور پر ثابت ہو کہ باطل دنیا بھر میں پھر کبھی سر نہ اُٹھا سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ردّ لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپے بطور انعام مقرر فرمائے اور جواب لکھنے والے کے لئے ضروری شرائط بھی اپنے اشتہار میں شائع کرائیں۔ اس کتاب کا نام براہین احمدیہ رکھا جس کے مطالعہ سے اس دین متین اور قرآن مجید کی سچائی ہر طالب حق پر کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ مخالفین اسلام یہودی عیسائی، مجوسی، آریہ، برہمو، بت پرست، دہریہ طبیعہ، کے اباحتی مذہب کے شبہات اور وسوسوں کا اسمیں جواب ہے۔ اس کے پڑھنے سے حقائق ومعارف کلام ربانی (قرآن مجید) کھل کر سامنے آتے ہیں۔ اس کے بارہ میں یہ بتایا ہے کہ سب روشن صداقتیں جن کا اس کتاب میں اظہار ہے قرآن مجید سے لی گئی ہیں۔ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے لکھی گئی ہے۔ اس میں کسی بزرگ یا پیشوا کی کسرِ شان نہیں کی گئی۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام اختیار کیا گیا ہے کہ ہر دعویٰ اور دلیل قرآن مجید سے ہی پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا رد لکھنے والے کے لئے بھی یہی اصول پیش نظر رکھ کر کتاب کا جواب پیش کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ آپ نے اس کتاب میں الہام کی نسبت بیان کیا ہے اس کا وجود اب بھی اُمت محمدیہ کے کامل افراد میں پایا جاتا ہے۔ اور اُنہیں سے مخصوص ہے اُن کے غیر میں ہرگز نہیں پایا جاتا۔ اگر کسی کو طلب حق ہو تو اس کا ثابت کر دکھانا اپنے ذمہ لیا ہے۔ بشرطیکہ کوئی برہمو یا اور کوئی منکر دین اسلام کا طالب حق بن کر اور بصدق دل۔ دین اسلام قبول کرنے کا وعدہ تحریر میں مشتہر کر کے اخلاص اور نیک نیتی اور اطاعت سے رجوع کرے اور اگر وہ منہ پھیر لے تو اللہ تعالیٰ مفسدوں سے خوب واقف ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ: ۲۲۹-۲۳۰)

قرآن مجید کے تمام صداقتوں پر جامع ہونے کا ثبوت

فرمایا:

(۱) ''تمہیں قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت پیش کرو۔ جو تمہارے خیال میں قرآن شریف میں موجود نہ ہو۔ ہم وہ قرآن مجید سے نکالکر دکھا دینگے۔''

(۲) ''اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلاف سمجھتا یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے تو اپنا اعتراض پیش کرے۔ ہم خدا کے فضل وکرم سے اُس کے وہم کو دور کر دینگے''

(براہین احمدیہ صفحہ: ۳۰۵ ح)

(۳) ''اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں نقص نکال سکے یا بمقابلہ اپنی کسی کتاب کے ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہے۔ اور اُس سے بہتر ہے۔ تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنیکو تیار ہیں۔''

(براہین احمدیہ صفحہ: ۲۸۸ ح ح)

آپ نے دعویٰ فرمایا ہے:

خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کی خدمت کے لئے مبعوث کیا ہے

آپ نے (اس دور کے) مسلمانوں کے اس خیال کی تردید فرمائی کہ قرآن شریف کے علوم سلف صالح یا گذشتہ علماء کی بیان کردہ باتوں پر ختم ہو چکے ہیں اور جو کچھ اُنہوں نے فرمایا دیا ہے یا لکھ دیا ہے۔ اس پر قرآنی تفسیر کا خاتمہ ہے۔ فرمایا یہ ایک بالکل غلط اور مہلک خیال ہے جس طرح ایک مادی عالم ہے۔ جس سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق خزانے نکلتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید روحانی عالم ہے۔ جس سے تاقیامت ہر زمانہ کی ضرورت کے خزانے نکلتے رہیں گے۔ اس اصل کے ماتحت آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن مجید کی خدمت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اس لئے مجھے قرآن مجید کی وہ سمجھ عطا کی گئی ہے جو موجودہ زمانے میں کسی اور کو عطا نہیں کی گئی اور مجھے یہ طاقت دی گئی ہے کہ میں اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن شریف سے ایسے نئے نئے علمی اور روحانی خزانے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کروں۔ جو پہلے کبھی نہیں پیش کئے گئے۔ اور آپ نے تحدی کے ساتھ لکھا کہ اس زمانہ میں دنیا کا کوئی شخص اس بات میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے بار بار چیلنج کر کے لوگوں کو بلایا کہ کسی میں ہمت ہے تو میرے سامنے تفسیر نویسی میں مقابلہ کر لے (یہ چیلنج اشارۃ ازالہ اوہام میں موجود ہے صفحہ: ۱۲۸ تا ۱۳۵، ۲۷۶، ۲۷۷ مگر تصریح کے ساتھ آئینہ کمالات میں آیا ہے...)

(سلسلہ احمدیہ صفحہ: ۴۲ حاشیہ)

آپ نے دوسرے مذاہب والوں کو بھی بار بار دعوت دی کہ وہ میرے مقابل پر آکر اپنی اپنی

مذہبی کتابوں کے حقائق و معارف بیان کریں۔ اور میں قرآن کے حقائق و معارف بیان کروں گا۔اور پھر دیکھا جائے کہ کس کی کتاب زیادہ بہتر اور زیادہ معارف کا خزانہ ہے اور کون فریق حق پر ہے اور کون باطل پر۔مگر کوئی شخص آپکے سامنے نہ آیا''۔(سلسلہ عالیہ احمدیہ صفحہ:۴۲،۴۳)

ایک نہایت لطیف تصنیف کے ذریعہ بے بہا خدمت قرآن

آپ نے عملاً اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپکو قرآنی خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے یدطولیٰ عطا کیا گیا ہے۔ بہت سی کتب میں یہ امور بیان کئے ہیں اور سورۂ فاتحہ کی متعدد تفاسیر تحریر کی ہیں اور ایک کتاب آئینہ کمالات اسلام لکھ کر اُس میں تفسیر قرآن کے علاوہ محاسن اسلام کے تعلق سے ایسے مضامین بیان فرمائے ہیں جو اپنی لطافت و ندرت کے لحاظ سے ایک اعلیٰ شان کے حامل ہیں۔ کیونکہ حقیقۃً یہ کتاب ایسے آئینے کا حکم رکھتی ہے جس میں اسلام کا خوبصورت چہرہ درخشاں ہو کر نظر آنے لگتا ہے۔اس کتاب میں قرآنی آیات کی بنا پر اسلام کی حقیقت روحانی سلوک کے مدارج فرشتوں کی حقیقت اور انکے کام روح القدس کا فلسفہ، معجزہ کی حقیقت اجرام سماوی کی تاثیرات وغیرہ پر نہایت لطیف بحث کی گئی ہے۔ جسے پڑھکر ایک علم دوست انسان کی پیاس بجھتی ہے۔ نیز اس میں خدا تعالیٰ کی ثنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی خوبیوں کا ذکر ایسے انداز سے بیان ہوا ہے کہ آسمان سے خدا تعالیٰ نے اسکی تعریف و توصیف میں بذریعہ رویا کشف اور وحی آپکو بشارت دی ہے جیسا کہ آپ نے اسمیں لکھا ہے کہ ۱۷/اکتوبر ۱۸۹۲ء میں رات کو ایک نہایت مبارک اور پاک رویا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں.... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اُسی مقام پر رکھی ہوئی ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد مبارکہ کا ذکر اور آپکی پُر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے۔اور ایک انگشت اُس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہؓ کے کمالات اور صدق وصفا کا بیان ہے اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ھٰذَا لِیْ و ھٰذَا لِاَصْحَابِیْ یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کیلئے اور پھر بعد اُس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزل ہوئی۔اور کشفی حالت پیدا ہو گئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام میں خدا تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا۔ ھٰذَا لِثَنَاءٍ لِیْ (کہ یہ بیان میری ثنا میں ہے)(ملخص عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ:۲۱۶،۲۱۷ حاشیہ)

پھر اُسی کتاب کے ضمیمہ میں تحریر فرماتے ہیں

''اس کتاب کی تحریر کے وقت دو مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھکو ہوئی اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے ھٰذَا کِتَابٌ مُبَارَكٌ فَقُومُوا لِلْاِجْلَالِ وَالْاِکْرَام یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ (ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن اول صفحہ:۴ بحوالہ حیات طیبہ صفحہ:۱۵۲)

اس کتاب کا ایک حصہ عربی میں ہے جس کا نام ''التبلیغ'' ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی عربی تصنیف ہے۔ یہ حصہ آپ نے اپنے بعض دوستوں کی تحریک پر عربی دان طبقہ کیلئے لکھا تھا اور ایک دوست کا بیان ہے کہ جب آپکو اس موقعہ پر عربی میں لکھنے کی تحریک کی گئی تو آپ بہت متامل تھے کہ میں تو زیادہ عربی نہیں جانتا۔ میں یہ کام کس طرح سرانجام دے سکونگا۔ لیکن جب آپ نے اس کام میں ہاتھ ڈالا اور خدا نے آپکو اپنے پاس سے اس کے لئے قوت عطا کی تو ایسی فصیح بلیغ عبارت لکھی کہ اُنہی دوست کا بیان ہے کہ اسے دیکھکر ایک اہل زبان عرب نے آپکی خدمت میں لکھا کہ اس کتاب کو پڑھکر میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ سر کے بل رقص کرتا ہوا قادیان تک آؤں''(سلسلہ عالیہ احمدیہ صفحہ:۴۳-۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی لاف زنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تالیف ''التبلیغ'' کے بارہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں اس کتاب کو ایک بے حقیقت چیز قرار دیا اور آپکو عربی علوم سے بے بہرہ علم قرآن سے بے خبر اور نعوذ باللہ من ذالک کذاب اور دجال قرار دیا اور اپنے آپکو عالم فاضل یگانہ روزگار قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو موقعہ اور تبلیغ کے منتظر رہتے تھے آپ نے فوراً ایک اشتہار شائع کر کے مولوی صاحب کو عربی زبان میں بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج کیا اور زبان دانی میں مقابلہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک فصیح بلیغ قصیدہ لکھنے کی دعوت دی اور اعلان کیا کہ اگر اس مقابلہ میں مولوی محمد حسین مجھ پر غالب آگئے یا میرے برابر ہی رہے تو میں اُسی وقت اپنی خطا کا اقرار کرلونگا۔ اپنی کتب جلا دونگا۔ لیکن اگر مولوی صاحب میرا مقابلہ کرنیسے عاجز رہے تو اُن کا فرض ہوگا کہ اپنی کتابیں جلا کر میرے ہاتھ پر توبہ کرلیں۔ مولوی صاحب نے جواباً لکھ تو دیا کہ میں مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہوں۔ مگر عملاً حضور کے وصال تک ہر روحانی اور علمی مقابلہ سے گریز کرتے رہے۔ (خلاصہ اشتہار حضور ۲/مارچ ۱۸۹۳ء بحوالہ حیات طیبہ صفحہ:۱۵۴)

خدا کی غیرت نے آپکی توہین کا فوراً جواب دیا

مولوی محمد حسین کے اس رویہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں دعا کی تحریک کی حضور نے جب دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھا دئے۔ جس پر آپ نے عرب وعجم پر حجت قائم کرنے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اور اُس کے ہم خیال مولویوں کے کبر کو توڑنے کے لئے متعدد کتابیں عربی زبان میں ہزار ہا روپیہ کے انعامات کے ساتھ شائع کیں اور سبکو مقابلہ کے لئے للکارا۔ مگر کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی۔ جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

(حیات طیبہ صفحہ:۱۷۵)

سورۃ فاتحہ کی خوبیوں کو احسن طور پر آشکار کرنے کی خدمت

سورۃ فاتحہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے اس کی خوبیوں کو آشکار کرنا اور ایسے دلکش انداز سے آشکار کرنا۔ یہی وہ خدمت ہے جو متلاشیان حق اور تشنگانِ صداقت کو قرآن مجید کے بے مثال حسن کا فریفتہ بنا کر اُس کا عاشق بننے کی ترغیب دلاتی ہے۔حضور نے اپنے منظوم کلام میں اس بے مثال حسن کو یوں پیش فرمایا ہے۔صرف چند اشعار بطور نمونہ پیش ہیں۔فرماتے ہیں۔

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
اُس کی قسم جس نے یہ سورۃ اُتاری ہے
اُس پاک دل پہ جسکی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مُہر الہ ہے

دعویٰ ماموریت کے ایام میں جبکہ دوسرے کاموں کی کثرت کی وجہ سے مطالعہ کا شغل کم ہو گیا تھا۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک دفعہ آپکو قادیان سے بٹالہ تک بیل گاڑی میں سفر کرتے دیکھا آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جسمیں بیل گاڑی کے ذریعہ کم وبیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے۔ آپ نے قرآن مجید کا ورق نہیں اُلٹا اور انہی سات آیتوں کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیئے اس سے آپ کے زمانہ شباب کے مطالعہ کی محویت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔''

(سلسلہ عالیہ احمدیہ صفحہ:۱۲)

قرآن مجید سے ایسے ہی گہرے لگاؤ، محبت اور اُسے دل کی غذا ابنا لینے کا نتیجہ ہے جس کا اظہار آپنے براہین احمدیہ صفحہ ۶۲۰ تا ۶۲۲ حاشیہ میں یوں بیان فرمایا ہے۔''یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورۃ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے۔ اسقدر عجائبات اس سورہ کے پڑھنے کے وقت دیکھے گئے ہیں کہ جن سے خدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے۔اس سورہ مبارکہ کی برکت سے اور اس کی تلاوت کے التزام سے کشفِ مغیبات اس درجہ تک پہنچ گیا کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقوع منکشف ہوئی اور ہر ایک مشکل کے وقت اُس کے پڑھنے کی حالت میں عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا۔اور قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رؤیائے صادقہ یاد ہے۔ جواب تک اس عاجز سے ظہور میں آچکے اور صبح صادق کے کھلنے کی طرح پوری بھی ہو چکی ہیں۔ اور دوسو جگہ سے زیادہ قبولیت دعا کے آثار نمایاں ایسے نازک موقعوں پر دیکھے گئے جن میں ظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہیں آتی تھی اور اس طرح کشف قبور اور دوسرے انواع اقسام کے عجائبات اس سورہ کے التزام ورد سے ظہور پکڑتے گئے کہ اگر کوئی ادنیٰ پرتو اس کا کسی پادری یا پنڈت کے دل پر پڑ جائے تو یکدفعہ حب دنیا سے قطع تعلق کرکے اسلام کے قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔''

تمام مذاہب کے منتخب قابل ترین نمائندوں کی مجلس میں اسلام کے غلبہ کا نشان کس شان سے پورا ہوا

۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوےٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

نے تمام مذاہب کے چیدہ چیدہ نمائندوں کو ایسا جلسہ منعقد کرنیکا مشورہ دیا کہ ایسا جلسہ قادیان میں ہو۔ اس کے نمائندوں کو آپ نے اس طور سے دعوت دی کہ ایسا جلسہ قادیان میں منعقد کیا جائے اور یہ کہ آپ اس جلسہ کے جملہ مہمانوں کی مہمان نوازی کا خرچ خود برداشت کرینگے۔ اور جملہ انتظامات کے ذمہ دار ہوں گے۔ مگر افسوس اُس وقت کسی قوم نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ اس تحریک کے ایک سال بعد بعض ہندوؤں کی طرف سے ایسے جلسے کے لاہور میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو انعقاد کی تجویز تمام مذاہب کے نمائندگان کیلئے رکھوائی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس میں شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔ جلسہ کے محرک کی طرف سے مذہب کے بارہ میں پانچ سوالات پیش کئے گئے کہ ہر مذہب کا نمائندہ اپنی الہامی کتاب سے ان سوالات کے جوابات پیش کرے تا کہ جملہ حاضرین جلسہ کو ہر مذہب کی خوبیوں کو جانچنے کا موقعہ ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد دعا۔ اس دعوت کو قبول فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جسمیں یہ خوشخبری شائع فرمائی کہ اس جلسہ میں آپ کا مضمون سب تقاریر پر بالا رہے گا۔ اس کے ذریعہ اسلام کو شایان شان فتح حاصل ہوگی۔ اپنے مضمون میں حضور نے دعویٰ اور دلیل قرآن سے ہی بیان فرمائے ہیں۔ اس کے متعلق آپ نے یہ بھی اظہار فرمایا کہ یہ قرآن مجید کی جامع تفسیر پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ مسلم غیر مسلم دوست دشمن، سب نے بالاتفاق اقرار کیا کہ یہ مضمون واقعی سارے مضامین پر غالب رہا ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ یہ وقت مقررہ پر ختم نہیں ہو سکا۔ اس لئے لوگوں کی متفقہ خواہش پر اس مضمون کی خاطر جلسہ کا ایک دن بڑھایا گیا۔ تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنا مضمون سنایا مگر اُس وقت بلا استثناء ہر زبان پر یہی جاری تھا کہ مرزا صاحب کے مضمون کے آگے سارے مضامین ماند پڑ گئے۔ یہ صرف وقتی فتح نہ تھی یہ مضمون مختلف زبانوں میں شائع ہو کر اپنی روحانی طاقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زورِ قلم کا اعجاز ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے بارہ میں حضور کی یہ بھی پیشگوئی ہے کہ جوں جوں اس کی اشاعت ہوگی کثیر مخلوق کی رہنمائی کا باعث بنے گی۔ یہ سب باتیں بفضلہٖ بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی پوری ہوں گی اور اس کتاب کی افادیت لوگوں کے قبول حق سے بڑھتی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا خلاصہ

خدا تعالیٰ نے طاعون کے بارہ میں قرآنی پیشگوئی کو آپ کی بعثت سے وابستہ کر رکھا تھا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا كُنَّا معذبین حتی نبعث رسولا۔ ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک انکی طرف کوئی رسول نہ بھیج لیں (بنی اسرائیل آیت ۱۷) وہ مسلمان جو قرآن کو پس پشت ڈال کر منبع امن سے روگردان ہو رہے تھے اور دیگر مذاہب کے لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب میں حصہ لے کر منبع امن کو ٹھکرا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے طوفان کی طرح یہ نشان ارض ہند میں دکھایا اور اُنہی الفاظ میں آپکو اپنی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ جو اس طوفان طاعون سے امن وعافیت کے حصار میں داخل ہونیوالوں کے لئے بمنزلہ علاج درکار تھی اور یہ تعلیم آپ نے اپنی کتاب کشتی نوح میں بیان فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی گورنمنٹ کا اس امر پر شکریہ ادا کیا کہ اُس نے رعایا کی حفاظت کیلئے طاعون کا ٹیکہ لگوانے کا انتظام کیا ہے۔ لیکن اپنے متعلق لکھا کہ ہمارے لئے ایک آسمانی روک ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی تو سب سے پہلے ہم ٹیکہ لگواتے اور وہ روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا۔ اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا کہ تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں اُس کے لئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور اُن سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں۔'' (حیات طیبہ صفحہ: ۳۱۵)

پھر فرماتے ہیں: میں ...'' خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے۔ اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اُس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا۔ اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی اور میرا یہی نشان ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اُس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا۔ تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا۔ کیونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کے مقابل پر گستاخی کی اور یہ امر کچھ مولوی احمد حسن صاحب تک محدود نہیں۔'' (نوٹ مولوی احمد حسین صاحب امروہہ کے باشندہ تھے اور تکذیب میں پیش پیش تھے) (حاشیہ صفحہ: ۳۱۳ حیات طیبہ) بلکہ اب تو آسمان سے عام مقابلہ کا وقت آ گیا۔ اور جس قدر لوگ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی جو مولوی کر کے مشہور ہیں اور پیر مہر علیشاہ گولڑوی جس نے بہتوں کو خدا کی راہ سے روکا ہوا ہے اور عبدالمجید اور عبدالحق اور عبدالواحد غزنوی جو مولوی عبداللہ صاحب کی جماعت میں سے ملہم کہلاتے ہیں اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جنہوں نے میرے مخالف دعویٰ کر کے مولوی عبداللہ صاحب کو سید بنا دیا ہے اور اس قدر صریح جھوٹ سے نفرت نہیں کی اور ایسا ہی نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔ ان سب کو چاہئے کہ ایسے موقعہ پر اپنے الہاموں اور اپنے ایمان کی عزت رکھ لیں اور اپنے اپنے مقام کی نسبتاً اشتہار دیدیں کہ وہ طاعون سے بچا دیا جائے گا۔ اس میں مخلوق کی سراسر بھلائی اور گورنمنٹ کی خیر خواہی ہے اور ان لوگوں کی عظمت ثابت ہوگی اور ولی سمجھے جائیں گے۔ ورنہ وہ اپنے کاذب اور مفتری ہونے پر مہر لگا دیں گے۔'' (دافع البلاء صفحہ: ۳۴-۳۵)

خدا تعالیٰ نے آپکو قرآن مجید سے مذکور تمام معجزات کا ثبوت دینے کیلئے مبعوث کیا ہے

فرمایا: ''ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں اور اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں مبعوث کیا ہے کہ قرآن کریم میں جسقدر معجزات اور خوارق انبیا (علیھم السلام) کے مذکور ہوئے ہیں ان کو خود دکھا کر قرآن کی حقانیت کا ثبوت دیں۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر دنیا کی کوئی قوم ہمیں آگ میں ڈالے یا کسی اور خطرناک عذاب اور مصیبت میں مبتلا کرنا چاہیں تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ضرور ہمیں محفوظ رکھے گا۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۰۹)

خدمت قرآن اور معجزات کے ذریعہ سب پر اتمام حجت

فرمایا: ''سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے (قرآنی علوم کی تبلیغ اشاعت وخدمت کے ضمن میں۔ ناقل) ستر اسّی کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اُس کو حق وباطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے۔ اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے۔ اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے۔ زبانی تقریر کا عرصہ کم ہوتا ہے۔ انسان کو اس میں تدبر کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ بلکہ بعض جوشیلی طبیعت کے آدمیوں کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ تو اپنے خیالات کے خلاف سنتے ہی آگ ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے منہ میں جھاگ آنے لگ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے کتاب کو انسان ایک الگ حجرے میں لیکر بیٹھ جاوے۔ تو تدبر کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے۔ تبلیغ کی ہے بعض مقامات میں تو ہمارا اینٹ پتھروں سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک تبلیغ نہیں کی گئی۔ ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دینوی نہیں رکھا۔ ہم قادیان میں ہوں یا لاہور میں جہاں ہوں۔ ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی اُٹھا نہیں رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے ہیں کہ دشمن انکی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں۔ اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے۔ تو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ: ۲۹۹)

آپکی بعثت کی غرض وغایت اور ساری زندگی کا ماحصل

خاکسار نے اپنی تقریر میں رعایت وقت کو ملحوظ رکھ کر بیشار امور میں سے صرف چند امور کا ذکر کیا ہے جہاں تک انکی تفصیل کا تعلق ہے۔ یہ مضمون اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ البتہ چند بڑے بڑے عنوانات حضور کی خدمات کی نشاندہی کے طور پر ذیل میں درج ہیں۔ مثلاً عربی ام الالسنہ ہے۔ حفاظت قرآن مجید حقیقت ایمان، حقیقت ختم نبوت، مسئلہ خلافت، ملائکہ کی حقیقت، وحی والہام کی حقیقت، ہر قوم میں نبی آئے، مسئلہ وفات مسیح، حقیقت جہاد، مکالمہ مخاطبہ، اجرائے نبوت، مسئلہ عدم رجوع موتی، معراج واسراء، معجزات کی حقیقت، جنت و دوزخ کی حقیقت، اُخروی زندگی، قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں، مسئلہ قبولیت دعا، مسئلہ توحید، مخفی شرک کی تشریح، مسئلہ ارتقاء، عصمت انبیا، مسئلہ کفر واسلام، حرمت سود، مسئلہ حلال وحرام، حرمت شراب وجوا، منصب حکم وعدل، صحبت صالحین، کونوا مع الصادقین، مسائل راثت، مسائل خلع وطلاق، نظام الوصیت، تمدن سلام، اسلام اور تعدد ازدواج، اسلام اور اجتماعیت، شیعہ سنی اختلافات کی حقیقت، احمدیت یا حقیقی اسلام وغیرہ وغیرہ حضور کے مندرجہ ذیل الہامات اُن تمام خدمات قرآن مجید پر مشتمل ہیں۔ جو کہ خدا تعالیٰ نے آپکے ذمہ مقرر فرمائے تھے۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ، ماانا الا کالقرآن سیظھر علی یدی ماظھر من القران۔ ترجمہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ سے یہ ظاہر ہوگا۔ جو کچھ فرقان میں ظاہر ہوا۔ (تذکرہ صفحہ: ۶۷۹) مختصر یہ کہ دنیا سے قرآن مجید اُٹھ جانے کے بعد آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ جماعت قائم کی جس نے اپنی زندگی حضورؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گذاری۔ آپکو خدا تعالیٰ نے کالقرآن قرار دیا ہے۔ آپ نے خود مجسم قرآن بن کر اپنے ماننے والوں کو اسی لائحہ عمل کے مطابق زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھایا۔ اب آپکی جماعت کا فرض ہے کہ ساری دنیا میں اس قرآنی اُسوہ کو نافذ کرے۔ خدا تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

☆☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۲)

ترجمہ:۔ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہولو اور میری راہ پر چلو تو خدا بھی تم سے پیار کرے۔

دنیا میں یوں تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرے ہیں لیکن یہ جملہ انبیاء مختلف اوقات اور مختلف زمانوں میں مختلف قوموں اور امتوں کیلئے مبعوث کئے گئے گویا ہر قوم کیلئے خدا کی طرف سے ایک نذیر اور بشیر مبعوث کیا گیا۔ لیکن ان سب کے آخر پر خدا نے اپنے نہایت ہی پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو ساری دنیا کیلئے رحمت بنا کر بھیجا جیسا کہ فرمایا۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ (انبیاء)

آج کی اشاعت میں خاکسار اسی شفیق اور مجسم رحمت آقا کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا والہانہ عشق کے موضوع پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ اس بات میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں کہ اس اہم اور عظیم موضوع پر کچھ تحریر کرنا آسان کام نہیں ہے کیونکہ ہر آدمی کے بس کی یہ بات نہیں ہے کہ وہ عشق رسولؐ کے ہر پہلو کو کما حقہ بیان کر سکے۔ تاہم خاکسار حسب توفیق ثواب کی خاطر کچھ تحریر کرنے کی کوشش کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت پاک کا مطالعہ کرنے سے یہ بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ آپؑ کے دل میں عشق رسول صلعم کی آگ شعلہ زن تھی آپ کو اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ایسا گہرا اور کامل عشق تھا جس کی نظیر چودہ سو سال کا طویل عرصہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کے رگ و ریشہ میں محمد عربی صلعم کی محبت رچ بس گئی تھی آپ کے جسم مبارک کا رواں رواں مجسم درود تھا۔

اس بات میں ذرہ بھی شک نہیں کہ اگر ایک غیر مسلم یا غیر از جماعت فرد بھی حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا صاف اور پاکیزہ نیت کے ساتھ مطالعہ کرے گا۔ تو وہ بھی بلا چون و چرا یہ کہہ اُٹھے گا کہ یہ شخص واقعی سچا عاشق رسول ہے کئی غیر از جماعت اکابرین نے برملا اس کا اظہار بھی کیا ہے۔

کس کی پیروی سے خدا کا پیار حاصل ہوسکتا ہے

اس سلسلے میں عاشق رسولؐ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔۔۔۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی'' البدر جلد ۲ نمبر ۱۹۔ ۲۹ مئی ۱۹۰۳ء مسلمان عشق رسول کا برملا دعوی تو کرتے ہیں اور جہاں جہاں جس جس ملک میں مسلمان حکومت قائم ہے وہاں یہ بات عام دیکھنے میں آتی ہے کہ قول و فعل میں بہت بڑا تضاد پایا جاتا ہے منہ سے کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

اپنے آپ کو امتی اور نجات یافتہ نیز شریعت محمدی کے پکے ٹھیکیدار کہلانے والے حضور صلعم کے دین کی کیا پیروی کرتے ہیں؟ رسومات اور من گھڑت خود تراشیدہ باتوں پر عمل کر کے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں عزت ناموس رسول کا انہیں ذرہ بھی احساس نہیں ہے ہر کام اسلام کے اُلٹ کر رہے ہیں۔ خواہ وہ پاکستان ہو۔ افغانستان ہو یا کوئی اور اسلامی دیش ہو۔ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد صلعم کی تابعداری اور سچی اطاعت یہی ہے کہ آپؐ کے فرمودات اور اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے۔ لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے ان کی نظر میں وہ شخص جو حقیقت میں خدا کی نظر میں محمد رسول اللہؐ کا سچا عاشق ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اسکے ماننے والے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آیئے اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات سے ہی یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپؑ کو اپنے پیارے آقا آنحضرت صلعم سے کسقدر والہانہ عشق تھا اور کسقدر فنائی رسول اللہ کا مقام انہیں حاصل تھا۔

فارسی شعر اور اس کا ترجمہ:۔

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیر خوار

ترجمہ:۔ یا رسول اللہ صلعم میں تجھ سے مضبوط تعلق رکھتا ہوں اور اس دن سے کہ میں شیر خوار تھا مجھے تجھ سے عشق ہے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یوں تو امت محمدیہ میں بے شمار عاشق رسولؐ نے جنم لیا ہے لیکن ان تمام میں آپؐ سب سے آگے نکل گئے ہیں۔

آپ اس فارسی شعر میں فرماتے ہیں کہ:۔ خدا کی محبت کے بعد میں حضرت محمد صلعم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر کسی کی نظر میں میرا یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

غرضیکہ آپؑ کی زندگی آپ کی ہر حرکت و سکون اور آپ کا ہر عمل اسی عشق و محبت سے لبریز ہے۔ آپ کی نظم و نثر تالیف و تصنیف تمام اسی محور کے گرد گھومتے ہیں۔ غرضیکہ اس کیفیت کو جو عشق و محبت کی مسیح موعودؑ کو اپنے آقا سے تھی اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے عاجز ہیں حُبّ رسولؐ کے جو بھی لوازم ہیں وہ سب کے سب آپ کی زندگی میں نظر آتے ہیں محبت کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ محب اپنے جملہ احساسات حتی کہ اپنے دل و دماغ کو اپنے محبوب کے تابع کر دیتا ہے۔ اور اپنے وجود کو تو گویا محو کر دیتا ہے۔ اور محبوب کے وجود میں فنا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اپنے محبوب آقا سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

میرے محبوب میں تو ہو گیا اور تو میں ہو گیا۔ میں جسم ہو گیا تو روح ہو گیا اس کیفیت کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے یہ مقام فنائی الرسول کا تھا۔ اس مقام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو وحی والہام سے نوازا اور ایک روحانی مقام عطا کیا۔ حقیقت میں آپؑ کو جو اعلیٰ وارفع مقام خدا کی جانب سے ملا محض اور محض کامل اتباع رسولؐ سے ہی حاصل ہوا۔

آپؑ علیہ السلام کو سب کچھ حضور صلعم کی پیروی سے ملا

فرماتے ہیں:۔ ''میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور اسماعیل سے اور یعقوب سے اور یوسفؑ اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلعم کی امت میں نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو''۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقاء یہی ہے
(مسیح موعودؑ)

فرمایا:

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

ترجمہ:۔ میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو صرف حضرت محمد صلعم کے مدرسہ کا پڑھا ہوا ہوں۔

فارسی اشعار میں آپؐ کی شان میں کلام

عجب نوریست در جان محمدؐ
عجب لعلیست در کان محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثناخوان محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم
نثار روئے تابان محمدؐ

ترجمہ:۔ محمد صلعم کی جان میں عجیب نور ہے اور آپ کی کان میں عجیب و غریب لعل ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے۔ تو تو دل سے محمد صلعم کا ثناخواں ہو جا۔

رسول کریم صلعم کی زلفوں کی قسم کہ میں محمد صلعم کے نورانی چہرہ پر قربان ہوں۔ اس راہ میں اگر میں قتل کر دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں تو میں پھر بھی محمد صلعم کی بارگاہ سے منہ نہ موڑوں گا۔

فارسی عربی اردو منظوم کلام حضور کا عشق رسولؐ سے بھرا پڑا ہے۔ جس کی اس مضمون میں صرف ایک رمق ڈالی گئی ہے۔

عشق رسول صلعم پر آپؐ کے دو بیٹوں کی تاریخی شہادت

پہلی شہادت آپ کے بڑے بیٹے کی ہے جن کا اسم گرامی حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ ہے۔ موصوف ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور دنیا کا وسیع تجربہ رکھتے تھے وہ حضورؑ کی زندگی میں بیعت میں داخل نہیں ہوئے بلکہ حضورؑ سے علیحدہ رہے اور حضور کے خاندانی مخالفوں سے اپنا تعلق قائم رکھا گو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں بیعت کر لی۔ غیر احمدی ہونے کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو خیال آیا کہ ان سے حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی زمانہ کے اخلاق و عادات کے متعلق کچھ دریافت کروں۔ چنانچہ آپ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ

ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں خاص طور پر دیکھی وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے خلاف والد صاحب ذرا بھی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی حضور کی

شان کیخلاف ذراسی بات بھی کہتا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتیں تھیں۔ اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرتؐ سے والد صاحب کو ایسا عشق تھا کہ میں نے کسی میں ایسا عشق نہیں دیکھا اور مرزا سلطان صاحب نے اس بات کو بار بار دوہرایا۔

(سیرت المہدی حصہ اول)

دوسری شہادت:۔ آپ کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی ہے آپؓ فرماتے ہیں یہ خاکسار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصور تک کی گنجائش نہیں مگر میں نے ایک دن مرکر خدا کو جان دینی ہے میں اُسی آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلعم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپؑ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رواں رواں اپنے آقا آنحضرت صلعم کے عشق سے معمور تھا۔ (سیرت طیبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔)

حضور صلعم سے عشق کی بے انتہا غیرت:

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام سفر پر تھے اور لاہور کے اسٹیشن کے پاس ایک مسجد میں وضو فرما رہے تھے۔

اس وقت پنڈت لیکھرام حضور سے ملنے کیلئے آیا اور آکر سلام کیا۔ مگر حضرت صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس نے اس خیال سے کہ شاید آپ نے سنا نہیں۔ دوسری طرف سے ہوکر پھر سلام کیا۔ مگر آپ نے پھر بھی توجہ نہیں کی۔ اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ حضور پنڈت لیکھرام نے سلام کیا تھا آپ نے فرمایا:۔

''ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے''۔

جماعت کو حضورؐ پر بلا ناغہ درود بھیجنے کی تاکید اور اس کی برکات

حضرت مسیح موعودؑ حضور صلعم پر کثرت سے درود پڑھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ۔ خدا کے فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایکنے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد ﷺ کی طرف بھیجی تھی۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم)

آپؑ نہ صرف خود درود شریف پڑھتے بلکہ اپنے اصحاب کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے چنانچہ جو شرائط بیعت آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کیلئے تحریر فرمائیں ان میں سے شرط سوم اس طرح سے ہے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا، اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے میں اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

(اشتہار ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء)

دل میں عشق رسول کمال درجہ کا تھا:۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت مسیح موعودؑ مسجد مبارک میں اکیلے ٹہل رہے تھے۔ اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپؑ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپؑ آنحضرت صلعم کے صحابی حضرت حسان بن ثابتؓ کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو انہوں نے آنحضرت صلعم کی وفات پر کہا تھا وہ شعر یہ ہے:۔

كنت السواد لنا ظری فعمی علیک الناظر
من شآء بعدك فليمت فعليک كنت احاذر

ترجمہ:۔ اے خدا کے پیارے رسولؐ! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی''۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اُسوقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت ! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا میں اس وقت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ ''کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا'' (سیرت طیبہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عشق رسولؐ کے ساتھ آپ کی ال اولاد اور آپ کے صحابہؓ سے بے پناہ محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپؑ نے اپنی دختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور اپنے چھوٹے فرزند مرزا مبارک احمد مرحوم کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا:۔ آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا،۔

''یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی صلعم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا''۔

(روایات حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ)

ظاہر ہے کہ یہ عشق کی ہی کیفیت کا عالم تھا آپ اپنی نظم میں بھی کچھ اس طرح اظہار فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ ال محمدؐ است

عیسائی مشنریوں کی طرف سے حضورؐ کیلئے توہین آمیز الفاظ نے آپؑ کو بہت دُکھ پہنچایا فرماتے ہیں:۔

عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلعم کے خلاف بیشمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے اتنا دکھ نہیں پہنچایا جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر دیا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول کریم صلعم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمارے اس ابتلائے عظیم سے نجات بخش۔ (آئینہ کمالات اسلام (عربی)

جماعت کو تلقین

فرمایا ''نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰؐ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ (کشتی نوح)

شان رسول عربیؐ

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی .... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (سراج منیر)

حضور پاکؐ خدا کے نور کامل سے منور تھے

مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد صلعم ہیں''۔ (آئینہ کمالات اسلام)

آپؑ آنحضرت صلعم کی اطاعت و پیروی کی برکات و فیوضات کے تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ نبی تراش ہے"۔ (حقیقۃ الوحی)

''میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلعم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے''

(حقیقۃ الوحی)

ان تحریرات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کو کس قدر اپنے پیارے آقاؐ سے عشق تھا اور کیسا روحانی تعلق تھا اور آپؐ کی یاد میں کیسے دیوانہ وار روتے اور آنسو بہاتے تھے۔ اس کے باوجود بھی موجودہ دور کا ملاں طبقہ اس بات پر بضد ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کو حضور سے محبت اور عشق کا تعلق تو دور کی بات ہے وہ دشمن رسول تھے اور کافر اور مرتد تھے۔ خاص طور پر آج کل پاکستان میں پھر ایک بار زور دار طریقہ سے ختم نبوت کی آڑ میں احمدیوں کو اس بنا پر زدوکوب اور تنگ کیا جارہا ہے چنانچہ ہمارے موجودہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے ایک خطاب میں حضور صلعم کے عشق کے تعلق سے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا جس کا خلاصہ اور لب لباب یہ تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحبؑ کا وہ منظوم کلام خواہ فارسی کا ہو یا اردو کا یا عربی کا ہو تکڑی کے ایک پلڑے میں رکھا جائے جو عشق رسولؐ کی مدح میں فرمایا ہے اور دوسرے پلڑے میں تمام دنیا کے ملاؤں کا اور دیگر لوگوں کا عشق رسولؐ کا کلام رکھا جائے تو خدا کی قسم یقیناً حضرت مرزا صاحب کا پلڑا ہی بھاری رہے گا اسقدر محبت اور عشق تھا آپؑ کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(تقریر واجب الاعلان)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبشر و منذر کی حیثیت میں

﴿مکرم سی شمس الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان﴾

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اپنے مشن کو دنیا میں پھیلانے کیلئے خدا کی طرف سے کثرت کے ساتھ انبیاء پر امور غیبیہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس امر کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ آمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (الانعام ۴۸)

یعنی ہم رسولوں کو صرف خوش خبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اصلاح کریں تو انہیں نہ کسی قسم کا آئندہ کے متعلق خوف ہوگا نہ وہ گذشتہ کوتاہیوں پر غمگین ہونگے۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے انہیں ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

ظاہر ہے کہ انبیاء کی آمد پر خدا تعالیٰ اپنی چہرہ نمائی کے لئے اپنے برگزیدوں اور ان کے ساتھیوں کی تائید و نصرت کے لئے مبشرات کے دروازے کھول دیتا ہے اور انکے لئے عجیب عجیب رنگ کی قدرت نمائی کرتا ہے۔ دوسری طرف مخالفین کے لئے منذرات جن کو دوسری جگہ رعد اور صاعقہ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے نازل کرتا ہے۔ اور ان عذابوں میں بھی وہ ایسے پُر جلال شان دکھاتا ہے کہ دنیا انگشت بدنداں رہ جاتی ہے۔

خدا کی چہرہ نمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے معاملات کا رنگ دکھلایا۔ تبشیری طور پر اللہ تعالیٰ نے حضور کی اپنی، حضور کے خاندان، متعلقین اور متبعین کی تائید و نصرت کا بے نظیر رنگ دکھلایا۔ اور سلسلہ کی ترقی کے بارے میں عظیم الشان غیبی امور دنیا کے سامنے کھولے۔ انذاری پیشگوئیوں کے ذکر سے قبل مختصر اہم تبشیری پیشگوئیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

انسان کی زندگی میں عموماً رزق، شادی، اولاد، صحت، دوستوں سے تعلقات، دشمنوں سے مقابلہ اور زندگی کے مقاصد میں کامیابی ہی اہم مراحل ہوتے ہیں۔ ان تمام مراحل میں وفادار پروردگار نے اپنے بندہ حضرت مسیح موعودؑ کا اس طرح ساتھ دیا ہے کہ صاف نظر آتا ہے کہ حضور خدا کی گود میں تھے۔ حضورؑ نے خود فرمایا:

گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

اب ذیل میں بعض تبشیری پیشگوئیوں کے متعلق بعض الہامی فقرے درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اس زمانہ میں جبکہ قادیان ایک گمنام بستی تھی اور آپؑ غیر معروف وجود تھے الہام ہوا۔

يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (تذکرہ صفحہ: ۵۰)

اسی طرح الہام ہوا

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ (تذکرہ صفحہ: ۳۷۷)

پھر فرمایا: ”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا.... اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ: ۲۱ مطبوعہ ۱۹۰۷)

اور فرمایا:

”میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا۔“ (تذکرہ صفحہ: ۱۹۱)

یہ الہامات ایک ایسے شخص کو ہوئے جو اپنے علاقہ اور گاؤں میں بھی معروف نہ تھا لیکن الٰہی نوشتہ اس طرح پورا ہوا کہ کسی بڑے سے بڑے دشمن کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ حضورؑ کو پنجاب اور ہندوستان میں ہی نہیں، کابل اور ایران، جملہ عربی ممالک چین، جاپان، انڈونیشیا سب ممالک میں لوگوں نے قبول کیا۔ اسی طرح یورپ کے ممالک، انگلستان، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، اٹلی، امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں حضور پر جان قربان کرنے والے پیدا ہوئے۔ اور ان فدائیوں کی کوئی حد نہیں رہی۔ اور ان میں تمام قسم کے طبقات موجود تھے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی صاحب نے اپنے روز نامہ زمیندار میں مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۳۲ء میں تحریر فرمایا:

”یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اسکی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی..... پر ایمان لے آئے ہیں۔“

رزق میں برکت کے تعلق سے آپؑ فرماتے ہیں:

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ اُكْلِي
فَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِي

یعنی ایک وقت تھا کہ دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میرا کھانا تھے۔ اور اب میں بہت سے گھرانوں کے خورد و نوش کا باعث ہوں۔ علاوہ ازیں مبارک شادی، مبشر اولاد اور کثیر امداد کے تعلق سے بھی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوگئیں۔ جن کے تفصیلی ذکر کے لئے مضمون ھذا طوالت چاہتا ہے۔ اور کئی پیشگوئیاں ایسی تھیں جنہیں ایک دنیا نے آپؑ کی زندگی میں پوری ہوتے دیکھا۔

حضور علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں:

جب بشارات و مبشرات سے دنیا فائدہ نہیں اُٹھاتی تو خدا اپنی چہرہ نمائی کے لئے دوسرا پہلو انذاری نشانات کا دکھلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ بھی بہت سی انذاری پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ ان میں بعض پیشگوئیوں کے حامل بعض افراد تھے۔ اور بعض وہ قہری نشانات و حوادث ہیں جنہوں نے دنیا اور اہل دنیا کی شکل بگاڑ کر رکھی ہے۔ اول الذکر میں پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی، شہزادہ دلیپ سنگھ کے متعلق پیشگوئی۔ آتھم کے متعلق پیشگوئی۔ ڈوئی کے متعلق پیشگوئی وغیرہ شامل ہیں۔ انہیں پیشگوئیوں کو وعید کی پیشگوئیاں کہتے ہیں۔ اور اسکی یہ خاصیت ہے کہ صدقہ وخیرات اور کامل رجوع و توبہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی ٹل سکتی ہے۔ جو کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مؤخر الذکر پیشگوئیوں کے ذکر سے قبل قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں انکی مختصر وضاحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

دنیا میں ہونے والے حوادث مثلاً مصائب مختلفہ، زلازل، طاعون وغیرہ کی طبعی وجوہات موجود ہیں۔ اور یہ تمام امور قانون طبعی کے تابع رونما ہوتے ہیں۔ کیونکہ مذہب کا خدا بھی وہی خدا ہے جو مادی عالم کا خدا ہے۔ اور قانون طبعی بھی خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے نتیجہ میں اسکے مقرر کردہ ضابطوں کے ماتحت کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ہرگز اسلام کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہر طبعی حادثہ اور تغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا حکم رکھتا ہے۔ البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسا اوقات مادی اور طبعی قوانین کو اُن مادی طاقتوں کی ہلاکت پر مامور کر دیا جو روحانی اور مذہبی اقتدار کی نہ صرف منکر تھیں بلکہ مادی ذرائع کو استعمال کر کے روحانی اور مذہبی اقتدار کو مٹانے کے درپے تھیں۔ غرض مادی نظریات روحانی نظریات سے ٹکرا جائیں اور مادی طاقت مذہبی اقتدار کے خلاف علَم بغاوت بلند کرے اور سرکشی میں بڑھتی چلی جائے تو ایسی صورت میں قرآنی نظریہ کے مطابق قوانین طبعی کے ذریعہ ہی مادی طاقتیں مٹائی جاتی ہیں اور اس طرح حوادث زمانہ کو سزا یا تنبیہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اسکا نام عذاب الٰہی رکھا جاتا ہے۔

عذاب الٰہی کی تقسیم قرآن کریم میں

مذکورہ بالا طریق پر ہونے والے عذاب کا جہاں تک تعلق ہے حسب ذیل صورتوں میں قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے۔

(۱) مسلسل شدید بارش اور زمین کے پانی کی سطح کا بلند ہونا جس کے نتیجہ میں ہولناک سیلاب آتا ہے۔ (سورۃ القمر آیت ۱۱-۱۳)

(۲) منحوس تیز ہواؤں کا چلنا جس کے نتیجہ میں آبادیاں ویران ہو جاتی ہیں۔ (القمر صفحہ: ۱۶-۲۱)

(۳) خوفناک گرج اور دھماکوں کا ظاہر ہونا جس کے نتیجہ میں زمین اوپر نیچے ہو جاتی ہے۔ (الحجر آیت ۷۴-۷۵)

(۴) قحط کا آنا (النحل آیت ۱۳)

(۵) خوفناک جنگوں کا ہونا (الاعراف ۹۵)

ان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے عذاب الٰہی کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے جو کہ مختلف اوقات میں مختلف اقوام میں خدا کو بھولنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق رونما ہوئے عذابوں میں سے چند ایک کا بطور مثال ذکر کیا جاتا ہے۔

زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی

اللہ تعالیٰ کا تصرف زمین کے اندر بھی ویسا ہی ہے جیسا زمین کے اوپر چنانچہ ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں ایک زلزلہ عظیمہ واقع ہوا۔ اس زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے یہ الہام شائع کئے تھے۔

”زلزلہ کا دھکہ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا“ یعنی ایک خطرناک زلزلہ آئے گا جس سے لوگوں کی مستقل سکونت کے مکانات بھی تباہ ہو جائیں گے اور عارضی سکونت کے کیمپ بھی تباہ ہو جائیں گے۔

ان الہامات کے شائع کرنے کے ایک عرصہ بعد جبکہ کسی کو وہم اور گمان بھی نہ تھا کہ کانگڑہ کی خاموش آتش فشاں پہاڑی جنبش میں آئی اور ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کے وقت جبکہ لوگ نمازوں سے فارغ ہوئے ہی تھے اس نے سینکڑوں میل تک زمین کو ہلا دیا۔ کانگڑہ میں سخت تباہی آگئی۔ آٹھ میل پر دھرمشالہ میں بھی تباہیاں مچ گئیں۔ انگریزوں کی سکونت کے لئے تیار کردہ کوٹھیوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ بہت سے شہروں اور دیہاتوں کو بھی اس زلزلہ نے نہیں بخشا۔ بیس ہزار آدمی اس زلزلہ سے موت کا شکار ہوئے۔ قبل از وقت پیشگوئی اور لوگوں کے انکار نے صاف شہادت دی کہ اس پیشگوئی کا سبب صرف وصرف حضرت مسیح موعودؑ کی تکذیب تھا۔ جبکہ طبقات الارض کے ماہرین بھی حیران رہ گئے کہ اس زلزلہ کا کیا باعث تھا۔

اس زلزلہ کے علاوہ آپؑ نے بہت سے اور زلزلوں کی بھی خبر دی ان میں سے بعض پوری ہوگئیں اور بعض پوری ہوتی جائیں گی۔ چنانچہ اس جگہ پر مناسب ہوگا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا متعلقہ ہٰذا فرمان یاد دلایا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''یادرہے کہ خدانے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی.....

زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی.....

یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا.... یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی......

مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں.....(حقیقۃ الوحی)

حضورؑ نے ۱۵ر اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ بھی فرمایا تھا کہ:

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

پھر فرمایا:

''...ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے...

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ:۱۲۰)

یادرہے کہ اشاعت کے وقت مذکورہ بالا شعر میں ''مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس'' کی جگہ پر خود حضورؑ نے ''مضمحل ہو جائینگی اس خوف سے سب طاقتیں رقم فرمایا تھا۔ چنانچہ عالمگیر جنگ اول اور جنگ عظیم ثانی نے حضور کی بات کو آفتاب کامل کی طرح دنیا کے سامنے سچ کر دکھایا۔

پیشگوئی کے پورے نو سال بعد یہ واقعات شروع ہوئے۔ اور ساری دنیا میں خونریزی ہوئی۔ خون کی نہریں بہ گئیں۔ دریا سرخ ہو گئے لوگ قبل از وقت بوڑھے ہو گئے۔ نوجوان پاگل ہو گئے۔ اور عجیب وغریب قسم کے دردناک قصے ہم نے سنے ہیں۔ جنکے ذکر کے لئے یہاں گنجائش نہیں۔ اور روس کی حالت بھی جو بڑی طاقت و حکومت تھی نہایت درجہ زبون و زار ہو گئی۔

طاعون

حضورؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ خدا کے فرشتے پنجاب میں سیاہ پودے لگا رہے ہیں۔ آپ نے خدا سے علم پا کر اس کی تشریح فرمائی اور طاعون کی پیشگوئی فرمائی۔ گورنمنٹ نے اسکے لئے ٹیکے ایجاد کئے۔ اس وقت حضورؑ نے ایک کتاب جس کا نام ''کشتی نوح'' ہے شائع فرمائی اور اس میں لکھا کہ:

''حکومت نے خیرخواہی اور رفاہِ عام کی خاطر ٹیکہ ایجاد کیا ہے لیکن میں اپنے متبعین کو کہتا ہوں کہ وہ ٹیکے کو استعمال نہ کریں کیونکہ خدا نے چاہا کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھائے تو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔'' (صفحہ:۵-۶)

پیشگوئی ہذا میں درج ذیل باتیں پائی جاتی ہیں:

(۱) اس گھر سے مراد اینٹوں اور چونے کا گھر ہی نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو حضور کی سچے دل سے پیروی کرے گا خواہ وہ کسی شہر، کسی ماحول اور کسی آبادی میں رہتا ہو وہ بھی حضور کی چار دیواری میں رہتا ہوا سمجھا جائے گا۔ (۲) عموماً جماعت احمدیہ کے لوگ خواہ وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ (۳) قادیان میں تباہ کن طاعون نہیں پڑے گی۔

اب دنیا جانتی ہے طاعون کیڑوں کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ اور کیڑوں کو کوئی شعور حاصل نہیں لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے مطابق:

(۱) یہ کہ کیڑے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کو پہچان لیں گے اور وہاں آدمی تو کجا کوئی چوہا بھی نہیں مریگا۔

(۲) یہ کہ کیڑے احمدی اور غیر از جماعت میں امتیاز کر سکیں گے۔

(۳) یہ کہ کیڑے دوست اور دشمن میں شناخت کر سکیں گے دشمن پر ان کا حملہ سخت ہوگا۔

(۴) صرف قادیان کے نہیں بلکہ ساری دنیا میں جہاں کہیں طاعون کی بیماری ہوگی وہاں کیڑے شناخت کے ساتھ کام لیں گے۔

سو خدائے قادر نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت اقدسؑ نے اپنے متبعین کے لئے اپنے مکانات کو وسیع کیا اور باوجود یہ کہ سارے ملک میں طاعون پھیلی ہوئی تھی لوگ پناہ لینے کے لئے حضورؑ کے مکان میں اُترے۔ اور حضور کے مکان میں ایک چوہا تک نہیں مرا۔ دوسری طرف سے مولوی رسل بابا امرتسری، چراغدین صاحب جمونی مع ہر دو پسران خود، زین العابدین صاحب مولوی فاضل منشی فاضل، حکیم محمد شفیع صاحب، مولوی عبد الرحمٰن محی الدین لکھو کے والے، شاہدین صاحب لدھیانوی، مولوی عبد العزیز صاحب، مولوی غلام دستگیر قصوری، مولوی سعد اللہ لدھیانوی.... وغیر ہم کا انجام دنیا کے لئے عبرت ہے۔ خدا کے عذاب کے کیڑوں نے ان کو ایک ایک کر کے چن لیا۔ یہ نشان قدرت نہایت ہی روشن نشان ہے۔

قارئین حضرات علاوہ ازیں بے شمار نشانات ایسے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں وقوع پزیر ہوئے ہیں۔ ان تمام امور کو یوں ہی بیان نہیں کیا بلکہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ مثبت اور لاشک شہادتوں کے ساتھ تاریخ میں لکھا ہوا ہے۔

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہوگئی

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

وہ جو ماہِ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اسکا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہوگئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو ان سے گالیاں کھانے کو ہے

کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں
کون ایمان صدق سے اور اخلاص سے لانے کو ہے

جسکو دیکھو بدگمانی سے ہی حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے

چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے

ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھکر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کو ٹھہرانے کو ہے

اسلئے اب غیرت اسکی کچھ تمہیں دکھلائے گی
ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مرجانے کو ہے

یا تو اک عالم تھا قرباں اس پہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بھی اس دیں کے جھٹلانے کو ہے

(چشمۂ مسیحی مطبوعہ ۱۹۰۶)

جلسہ سالانہ برطانیہ

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 36ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2001ء کے لئے 29 جولائی تا 31 جولائی بروز اتوار، سوموار اور منگل کے تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

منظوری صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

تمام لجنات کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ ''حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے لئے مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انعام صاحب غوری کی جنوری ۲۰۰۱ء تا دسمبر ۲۰۰۲ء تک کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور اُنہیں احسن رنگ میں ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے۔'' (آمین)

(سیدہ امۃ القدوس بیگم نگران انتخاب صدر لجنہ بھارت)

دُعائے مغفرت

افسوس میرے والد مکرم چھکن انصاری صاحب آف سملیہ بہار میں بعمر قریباً ۹۶ سال ۱۸-۱-۲۰۰۱ کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سملیہ کے پہلے احمدیوں میں سے تھے آپ نے بحیثیت صدر جماعت اور سرپنچ پنچایت بھی گاؤں میں خدمت انجام دی۔ مخلص فدائی احمدی تھے۔ قادیان سے خاص لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر الا ماشاء اللہ ہر سال تشریف لاتے اور اپنی تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی بھی قادیان میں کی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ اگلے دن آپ کی تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی مغفرت بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

مورخہ ۵ فروری کو خاکسار کی چھوٹی بہن حمیدہ بیگم صاحبہ امرتسر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کچھ عرصہ سے بعارضہ جگر بیمار چلی آرہی تھیں اور دن بدن صحت گرتی چلی گئی ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور بالآخر مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اسی روز آپکی تدفین احمدیہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ اپنے اپنے پیچھے ایک بیٹا ناصر احمد طاہر یادگار چھوڑا ہے جو مدرسہ احمدیہ میں دوسرے سال کا طالب علم ہے۔ عزیز کی پڑھائی میں کامیابی اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ ہمشیرہ کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا فرمائے۔ (مبارک احمد سملیہ کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت کا بیسواں سال

سال ۱۹۰۱ء کے واقعات اور نشانات سماویہ پر ایک نظر

رویاء و کشوف اور الہامات الٰہیہ کا ایمان افروز سلسلہ

ازمکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی انچارج خلافت لائبریری ربوہ

سال ۱۹۰۱ء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت کا بیسواں سال تھا اور اس سال بھی آسمانی بشارات و نشانات کا ظہور ہوتا رہا ان واقعات میں بھی تائیداتِ الٰہیہ کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ یہ وہی سال ہے جب مغربی ممالک میں قرآن حکیم کی تعلیمات کی اشاعت کی داغ بیل ڈالی گئی اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے جاری کئے جانے کی تجویز ہوئی۔ یہی وہ سال ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے اس دور کے علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا اور آپ کی کتاب تفسیر ''اعجاز المسیح'' ستر یوم کے عرصہ میں منصۂ شہود میں آگئی جبکہ مخالف علماء تفسیر نویسی میں ناکام و نامراد ٹھہرے اور بالآخر اسی سال حق و صداقت کی مخالفت میں کھڑی کی جانے والی ''دیوار'' بھی گرادی گئی۔ اس سال کے واقعات کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی تجویز: ۱۹۰۱ء میں نئی صدی کے آغاز پر رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' یعنی مذاہب عالم پر تبصرہ کی تجویز پر ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء سے ہی دنیا کے مغربی ممالک میں بھی دعوت الی اللہ کیلئے خاص توجہ اور دلچسپی تھی اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی بشارتیں مل چکی تھی کہ آپ کی تحریرات یورپ میں بکثرت پھیلیں گی اور انگریز قوم حق و صداقت کو قبول کرے گی اگر چہ حضور کے بعض اشتہارات اور چند کتب انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر یورپ اور امریکہ میں پہنچ چکی تھیں مگر کام کی نوعیت کے باعث حضرت اقدس کا منشاء مبارک تھا کہ مغربی ممالک تک حق کی آواز پہنچانے کیلئے ایک ماہوار انگریزی رسالہ کا اجراء ہو جس میں خاص طور پر ان مضامین کے تراجم شائع ہوں جو حضرت اقدسؑ کے تحریر کردہ ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء کو ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا اور اس کی ادارت مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور کے سپرد فرمائی۔ رسالہ کے نظم و نسق کے لئے حضور کے حکم سے ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء اور یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو جماعت کے دوستوں کے اہم اجلاس منعقد ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ رسالہ انگریزی اور حضرت اقدسؑ کی کتب کے انگریزی تراجم کیلئے ایک مستقل ادارہ ''انجمن اشاعتِ اسلام'' کے نام سے قائم کیا جائے۔ اس ادارہ کا ابتدائی سرمایہ دس ہزار روپے قرار پایا جس کی فراہمی کیلئے اس ادارہ کے ایک ہزار حصے مقرر کئے گئے۔ ہر حصہ دس روپے کا تجویز ہوا۔

یہ تو ''انجمن اشاعتِ اسلام'' کے ابتدائی سرمایہ کے متعلق فیصلہ تھا۔ جہاں تک اس کے انتظامی معاملات کی سرانجام دہی کا تعلق ہے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل دیا گیا جس کے بیس ممبر تجویز ہوئے، انجمن کے سرپرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے، عہدیدار مندرجہ ذیل تھے۔

پریذیڈنٹ: حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ناقل)

وائس پریذیڈنٹ: مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ

سیکرٹری: خواجہ کمال الدین صاحب

اسسٹنٹ سیکرٹری: مولوی محمد علی صاحب

فنانشل سیکرٹری: شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس لاہور

محاسب: میاں تاج دین صاحب لاہوری

ممبروں کے نام:۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب، نواب محمد علی خان صاحب، مولوی محمد علی صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، میاں تاجدین صاحب لاہوری، مرزا افضل بیگ صاحب قصور، ڈاکٹر رحمت علی صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب، خواجہ جمال الدین صاحب، حکیم فضل الدین صاحب بھیروی، میر حامد شاہ صاحب، سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی، مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں، منشی محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار، مرزا خدا بخش صاحب، شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی)

رسالہ کا نام؟ ''بورڈ آف ڈائریکٹرز'' نے (دی ریویو آف ریلیجنز The Review of Religions) تجویز کیا اور اس کی اشاعت کا مرکز اور دفتر لاہور میں قرار پایا۔

۲۴، نومبر کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ایک اجلاس میں گذشتہ فیصلوں میں بعض ترامیم منظور ہوئیں۔ رسالہ کا مقام اشاعت لاہور کی بجائے قادیان قرار دیا گیا اس کے ساتھ ہی تمام عہدیدار مقامی تجویز ہوئے۔ سیکرٹری مولوی محمد علی صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری و محاسب مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سیکرٹری حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ امین۔ نواب محمد علی خان صاحب انجمن کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا کام ایک (پانچ ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی نے کیا جس کی آخری منظوری دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر کی اور فرمایا کہ ممبروں کی رائے میں تاجرانہ دل کا لحاظ رکھنا بھی موجوہ حالات کے ماتحت ضروریات سے ہے کیونکہ بعض وقت چندوں کی بہتات موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ انجمن کی بنیاد کے دو ہفتہ کے اندر اندر اس کے قریباً ۵۷۷ حصے فروخت ہو گئے جن میں سب سے زیادہ حصے حضرت مولوی نور الدین صاحب کے تھے۔ آپ نے ۱۶۰ حصے خریدے تھے۔ آپ کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب اور چوہدری محمد سلطان خان صاحب بیرسٹر جہلم نے خریدے انجمن نے ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء کو یہ بھی فیصلہ کیا کہ اگر تین سو خریدار مہیا ہو جائیں تو ''ریویو آف ریلیجنز'' کا اردو ایڈیشن بھی شائع کیا جائے گا۔

۲۔ تفسیر سورۃ فاتحہ کی تصنیف و اشاعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ صاحب اور ان کے ہمنوا علماء کو بالمقابل تفسیر سورۃ فاتحہ شائع کرنے کا چیلنج دیا اس کی میعاد ۱۵، دسمبر ۱۹۰۰ء سے ۲۵ فروری ۱۹۰۱ء تک مقرر فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ ''فریقین میں سے کوئی فریق تفسیر چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کے کاذب ہونے کیلئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی۔

خدا کے فضل اور اس کی خاص تائید سے حضور اقدسؑ کے قلم سے ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء کو اعجاز المسیح کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر چھپ کر شائع ہو گئی۔ جو آپ کا ایک عظیم الشان نشان اور بے مثال علمی معجزہ تھا۔

مورخ احمدیت جناب مولانا دوست محمد صاحب سورۃ فاتحہ کی تفسیر اعجاز المسیح کی تالیف و تصنیف میں آسمانی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''حضور نے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں یہ تفسیر تصنیف فرمائی تھی کیونکہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۱ء تک تو حضور اپنی دیگر دینی مصروفیات کے باعث صرف اردو میں مختصر مواد لکھ سکے تھے اور باوجودیکہ آپ پر ان دنوں مختلف امراض کے ایسے ایسے سخت حملے ہوئے کہ آپ خیال کرتے تھے کہ آخری دم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح القدس سے ایسی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی کہ آپ نے عربی زبان میں قلم برداشتہ لکھنا شروع کیا۔ غیب سے بے تکلف مضامین اور الفاظ صف بستہ ہو کر آتے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا محمد احسن صاحب کو کتاب کے پروف دیکھتے ہوئے ایک جگہ یہ شبہ ہوا کہ جو لفظ حضور اقدس علیہ السلام نے استعمال فرمایا ہے اس کا صلہ آنا چاہیئے چونکہ کتاب کا مضمون خدا کی طرف سے آپ کے دل پر جاری ہوا تھا اس لئے جب حضور کے سامنے اس شبہ کا اظہار کیا گیا تو حضور نے فرمایا ''جو کچھ میں نے لکھا ہے صحیح ہے آپ لغت کی کتاب دیکھ لیں'' چنانچہ مولانا صاحب موصوف نے لغت کی بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد معلوم کر لیا کہ جو کچھ حضور نے لکھا تھا وہ درست تھا۔

۳۔ حضرت اقدسؑ کے دو الہامات۔

حضرت اقدسؑ کو پہلے سے ہی بتایا گیا تھا کہ آپ کو ایک عزت کا خطاب عطا ہوگا اور اس کے ساتھ بڑا نشان دیا جائے گا۔ اس تفسیر کی کتاب اعجاز المسیح کے ساتھ بھی ایک رنگ میں یہ الٰہی بشارت پوری ہوئی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعجاز المسیح سے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ

''من قام للجواب وتنمر فسوف یری انه تندم ولذمر''

یعنی جو شخص اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوا۔ وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہوگا اور حسرت کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوگا۔ چنانچہ حضور نے یہ پیشگوئی ''اعجاز المسیح'' کے سرورق پر درج کرنے کے علاوہ اس کتاب میں بھی بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرما دیا کہ اگر آپ کے مقابل دنیا بھر کے علماء حکماء اور فقہاء اور چھوٹے بڑے سب جمع ہو کر اس جیسی تفسیر لکھنا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں لکھ سکیں گے۔

تفسیر نویسی کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کوئی عالم پیر گدی نشین مقابل پر نہ آئے جبکہ حضرت اقدسؑ نے یہ تفسیر ''اعجاز المسیح'' کے نام سے معینہ مدت میں شائع فرمادی۔ تاہم مولوی محمد حسن صاحب فیضی جو موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم (حال ضلع چکوال) کے رہنے والے تھے اور مدرسہ نعمانیہ شاہی مسجد لاہور میں مدرس تھے نے کہا کہ میں اس کتاب کا جواب لکھتا ہوں انہوں نے حضرت اقدسؑ کے فرمودہ میں حقائق و معارف کا عربی میں کیا جواب دینا تھا اردو میں کچھ نوٹس لکھے۔ مورخ احمدیت مولوی فیضی صاحب کے جواب کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

''انہوں نے اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے خلاف ''اعجاز المسیح'' اور مولانا امروہی کی کتاب ''شمس بازغہ'' کے حاشیہ پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جس میں انہوں نے ضمناً اعجاز المسیح کی چند مفروضہ غلطیاں بھی تحریر کیں اور بعض توارادات کو سرقہ قرار دیتے ہوئے آسمانی نکات کا بھی مذاق اڑایا اور بالآخر بعض مقامات پر ''لعنة الله علی الکاذبین'' تک لکھ ڈالا لیکن اس لعنت پر ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ خود موت کے پنجے میں آگئے۔ اس طرح انہوں نے اعجاز المسیح کے خلاف قلم اٹھا کر معاذ اللہ خدا کے جری پہلوان کی ذِلت و شکست کا ارادہ کیا تو خود ہی چند دنوں کے اندر اندر اس جہاں سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ اٹھ گئے اور ان کی موت مسیح پاک کی صداقت پر ہمیشہ کیلئے ایک نشان چھوڑ گئی''

مولوی محمد حسن صاحب فیضی کی اس ناکامی سے فائدہ اٹھاتے مشہور گدی نشین پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف نے فیضی صاحب کے ان نوٹس کو حاصل کیا اور تفسیر سورۃ

فاتحہ کی بجائے اعتراضات پر مشتمل سیف چشتیائی تحریر کی۔ جس کی خبر مولوی کرم دین بھیں نے پہنچائی۔ (اسی سلسلہ کی کڑی وہ مشہور واقعہ مقدمہ جہلم ہے۔ جس کا تعلق ...... رسالوں سے ہے۔) پیر علی شاہ صاحب ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو فوت ہوئے مگر ''اعجاز المسیح'' کا جواب لکھنے کی توفیق نہ پاسکے۔

۴۔ طاعون کے بارہ میں حضرت اقدس کا انتباہ

حضرت اقدس ایک عرصہ سے طاعون کے بارہ میں خبر دے رہے تھے مگر اب ۱۹۰۱ء میں جب خدا کی پیشگوئی کے مطابق طاعون کا زور بہت بڑھ گیا اور یہ وبا سیل رواں کی طرح ملک کے چاروں طرف داخل ہوگئی تو آپ نے ہندوستان کے باشندوں کو ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے انتباہ فرمایا کہ

''اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوتی ہے اگرچہ ہماری گورنمنٹ عالیہ بہت کوشش کر رہی اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش کر رہی ہے مگر صرف زمینی کوششیں کافی نہیں ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلا اسی کے ارادہ سے ملک میں پھیلی ہے کوئی نہیں بیان کرسکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنی رخصت کے دنوں تک کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ دار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔ چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہوجائیں۔

اس اردو اشتہار کے بعد ۱۰، دسمبر ۱۹۰۱ء کو حضور نے عربی زبان میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ ایک اور اشتہار دیا جس میں نہایت شفقت سے اہل ملک کو دوبارہ طاعون کے روحانی علاج کی طرف توجہ دلائی۔

۵۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی:۔

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحبؓ کے شاگرد خاص مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ کو دو یا تین مرتبہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کا شرف نصیب ہوا، ہر مرتبہ کئی کئی ماہ تک حضور سے فیض پانے اور حضور کے دعاوی اور تعلیمات پر ایک نیا ایمان لے کر لوٹتے تھے۔ آخری بار وہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں قادیان آئے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آفریدی، وزیری اور محسودی وغیرہ آزاد قبائل یورنڈ لائن کو اپنی خودمختاری اور آزادی کیلئے خطرہ تصور کر کے سرحد پر انگریزوں کے خلاف بڑے جوش سے اٹھے ہوئے تھے۔ اس شورش کو بعض علماء نے بھاری تقویت دی۔ خود امیر عبدالرحمٰن خان کی خاص ہدایت پر ایک رسالہ تقویم الدین در بارہ تحریک جہاد کے نام سے شائع کیا۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے مسئلہ جہاد کی اسلامی نکتہ نگاہ سے وضاحت بیان کرنے کیلئے بعض رسائل شائع کئے حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ نے جب قادیان میں حضور اقدسؑ کے یہ رسائل پڑھے تو ان پر مسئلہ جہاد کی حقیقت بالکل واضح ہوگئی۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد پھر کابل گئے۔ انہوں نے جب مسئلہ جہاد کے متعلق اپنا مسلک پیش کیا تو امیر عبدالرحمٰن خاں (۱۸۴۴۔۱۹۰۱ء) سے شکایت کی گئی جسے بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ملازم تھے اور زیادہ ہوا دی اور ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے اس کی تعلیم یہ ہے کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں بلکہ اس زمانہ میں وہ قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ امیر عبدالرحمٰن خاں نے جب یہ سنا تو اس نے سخت برافروختہ ہوکر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ کی نظر بندی کا حکم دے دیا اور بالآخر آپ گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے نہایت بیدردی سے شہید کردیئے گئے۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب احمدیت کے وہ پہلے بزرگ تھے جنہیں حق وصداقت کی راہ میں جام وصل الٰہی نوش کرنا پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے قبل الہام ہو چکا تھا کہ شاتان تذبحان کہ دو بکرے ذبح کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ یہ حادثہ وسط ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ قادیان میں اس کی خبر نومبر میں حضرت مولوی عبد الستار صاحب کے ذریعہ پہنچی جو اپنے تین رفقاء سمیت علاقہ خوست غزنی سے حضور کی زیادت کیلئے تشریف لائے تھے۔

حضرت اقدسؑ کی کتابوں کے امتحان

حضرت اقدس مسیح موعود نے ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء کو ''مفید الاخیار'' کے نام سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں حضور نے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہماری جماعت میں کم از کم سو اہل کمال وفضل پیدا ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے علم کلام اور اس کے دلائل ونشانات سے اچھی طرح آگاہ ہوں اور غیر مسلموں کے زہریلے لٹریچر کے بداثرات سے ہر طالب حق کو نجات دے سکیں، اس غرض کیلئے حضور نے یہ اہم تحریک فرمائی کہ ہر سال قادیان میں دسمبر کی تعطیلات میں حضور کی کتابوں کا امتحان لیا جائے اور جو خدام اس امتحان میں کامیاب ہوں ان کو دعوتِ حق کیلئے مناسب مقامات پر بھیجا جائے۔

پہلے امتحان کیلئے جو کورس تجویز کیا گیا وہ مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل تھا۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام۔ انجام آتھم۔ ایام الصلح۔ سرمہ چشم آریہ۔ حمامۃ البشریٰ۔ خطبہ الہامیہ نیز فیصلہ ہوا کہ یہ امتحان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو ختم ہو جائے گا جو لوگ دور دراز مقامات سے شامل نہ ہوسکیں وہاں پرچے روانہ کردیئے جائیں گے جو ایک مہتمم کی نگرانی میں بغرض جواب تقسیم ہوں گے۔ امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کی فہرست کی تیاری کا کام ایڈیٹر الحکم جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے سپرد ہوا۔

مگر اتنی سعی وجدوجہد کے باوجود حضرت اقدسؑ کی زندگی میں یہ تحریک عمل میں نہ لائی جاسکی اور سات سال تک معرض التواء میں رہنے کے بعد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے زمانہ خلافت کے پہلے سال ہی اس کی طرف توجہ فرمائی۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری ۲۰۰۱)

تحریک جدید کیلئے جماعت کو مالی قربانیوں کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

پس چاہئے کہ ہمارے سامنے خواہ کس قدر مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں اور اگر ہم اس کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اگر ہم اس قربانی سے ہچکچاتے ہیں اگر ہمیں ایسا کرنے میں کوئی تامل ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا محض ایک دکھاوا ہے فریب ہے مکاری ہے اور دغا بازی ہے.... بے شک قربانیوں کا رستہ لمبا ہو جاتا ہے مگر اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ قربانی کے بغیر زندگی ممکن ہی نہیں اور جس دن کوئی قوم یہ چاہے کہ خدا تعالیٰ اس سے قربانی کا مطالبہ نہ کرے اس کو ابتلاء میں نہ ڈالے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ چاہتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ قربانی کے مطالبہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے یاد کر رہا ہے اور جو شخص قربانی کے دروازہ کے بند کئے جانے کا خیال بھی دل میں لاتا ہے وہ ایمان کی حقیقت سے واقف نہیں جو امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قربانی کے دروازہ کو بند کردے وہ گویا دُعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھے چھوڑ دے اے خدا مجھے بھول جا اے خدا مجھے کبھی یاد نہ کر اور ظاہر ہے کہ ایسی دُعا کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا''۔ (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۸ر نومبر ۱۹۴۴ء)

قابل اصلاح غلط رُجحان

محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن نے اپنی چٹھی VMA883 / 5-10-2000 بنام محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے ذریعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے حوالے سے اس اہم امر کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں سے حضور انور کی خدمت میں حصول امداد و قرض کیلئے جو خطوط موصول ہوتے ہیں اُن میں سے بعض میں سود پر لئے گئے قرض کے بوجھ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اسلام نے چونکہ سود کے لین دین کو قطعاً حرام قرار دیا ہے اس لئے ایسی درخواستوں سے متعلق حضور پُر نور نے یہ اصولی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ اگر کسی نے سود پر رقم لی تو وہ خود ہی بھگتے گا۔ اس معاملہ میں جماعت کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کریگی۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ سود کی حرمت سے متعلق اسلامی تعلیمات اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اصولی ارشاد سے ہر فرد جماعت کو بخوبی آگاہ کردیں۔ تا رفتہ رفتہ جماعت میں پنپ رہے اس غلط رجحان کی اصلاح ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری اعلان

کتاب ''عاقبۃ المکذبین'' از حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب مجاہد ایران اگر کسی دوست کے پاس ہو تو وہ نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوا دیں۔ اِس کتاب کی ضرورت ہے۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت اِس تعلق سے تعاون فرمائیں گے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

غانا (مغربی افریقہ) کے صدارتی انتخابات میں
جماعت احمدیہ نے آبزرور کا کردار ادا کیا

تاریخ غانا کے مطابق پہلے وزیر اعظم Dr. Kwame Nkrumah کے بعد ملک کی باگ ڈور زیادہ عرصہ فوجی حکومت کے ہاتھوں میں رہی۔ البتہ گزشتہ آٹھ سال سے ملک میں سول حکومت ہے۔ دستور کے مطابق ہر چار سال بعد انتخابات کرانے لازمی ہیں جبکہ کوئی صدر دو ٹرم پوری کرنے کے بعد تیسری بار صدارتی انتخاب کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔

دسمبر ۲۰۰۰ء میں غانا کے صدارتی و پارلیمانی انتخابات ہوئے۔ انتخابات کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ کرنے کے لئے ملک میں غیر سیاسی حلقوں میں سے ۱۵۰۰ افراد کا انتخاب کیا گیا۔ ان میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں ۳۰۰ احباب شامل ہوئے۔ ان غیر جانبدار آبزرورز (Observers) نے انتخابات کے دوران اپنی ڈیوٹی انتہائی ذمہ داری سے ادا کی۔ خدا کے فضل سے اس قومی خدمت کے باعث ملک میں جماعت احمدیہ غانا کی عزت و وقار میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

انتخابات کے پرامن انعقاد کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعائیہ درخواست کی گئی۔ الحمدللہ کہ خدا کے فضل سے ملک بھر میں یہ انتخابات پرامن رہے۔ اس کا مشاہدہ کرنے والے ملکی اور غیر ملکی نمائندوں نے اسے منصفانہ اور آزادانہ قرار دیا۔

جماعت احمدیہ کمبوڈیا کی
تبلیغی و تربیتی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کمبوڈیا کے زیر انتظام مختلف تبلیغی و تربیتی مساعی کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔

☆...... ۱۹ر فروری تا ۲۹ر فروری ۲۰۰۰ء جماعت کے مشن ہاؤس پھنوم پین میں ایک تربیتی کلاس نو احمدی احباب کی منعقد کی گئی جس میں کمبوڈیا اور ویتنام کی مختلف جماعتوں سے اٹھارہ افراد شامل ہوئے۔

☆...... ۵ر مئی تا ۱۳ر مئی ۲۰۰۰ء کو دوسری نو روزہ تربیتی کلاس مسجد النعمۃ جماعت کھناٹیک کو کوہ صوبہ کمپونگ چھنانگ میں منعقد کی گئی۔ اس میں ۲۴ افراد نے حصہ لیا۔ ویزا کی مشکلات کی وجہ سے ویتنام سے صرف ایک مرد اور دو عورتیں اس کلاس میں شامل ہو سکے۔ الحمدللہ کہ یہ کلاس بھی بہت مفید اور بابرکت رہی اور تمام شرکاء نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ واپس ہوئے۔

☆...... ۲۵ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو انڈونیشیا کے سفارتخانہ میں اسراء و معراج پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریر کے لئے مکرم حسن بصری صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے قرآن مجید و احادیث نبویہ کی روشنی میں اس موضوع پر ایک پر مغز خطاب کیا جس کے بعد دلچسپ سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔

☆...... ۱۰ر تا ۱۲ر نومبر ۲۰۰۰ء پھنوم پین شہر میں کشتی رانی کا ایک مقابلہ دیکھنے کے لئے مختلف صوبوں سے ہزارہا کی تعداد میں لوگ آئے تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم جعفر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر نگرانی داعیان الی اللہ کی ایک ٹیم نے ۵۱۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور یوں ایک کثیر تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عاجزانہ مساعی میں بہت برکت دے اور ان کے دائمی و شیریں ثمرات عطا فرمائے

بین المذاہب نمائش میں
جماعت احمدیہ میلبورن (آسٹریلیا) کا تبلیغی سٹال

مورخہ ۲۰ر جنوری ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ میلبورن کو ایک بین المذاہب نمائش میں شرکت کا موقعہ ملا اور اس موقعہ پر اسلام کی نمائندگی میں "مذہب اور آرٹ" سے متعلق اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔

نمائش کا انتظام

اس مذہبی نمائش کا انتظام Interfaith network of city of greater Dandenong نے کیا تھا۔ یہ نمائش Jan Wilson کمیونٹی سنٹر واقع Dandenong North میں منعقد ہوئی۔ اس نمائش کا موضوع "مذہب اور آرٹ" تھا۔ اور اس کے لئے دوپہر ایک بجے سے ساڑھے چار بجے کا وقت رکھا گیا تھا۔

اسلام کی نمائندگی میں "مذہب اور آرٹ" کے موضوع پر تقریر

دوران نمائش تمام مذہبی تنظیموں کو مقررہ موضوع پر کچھ کہنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اس موقعہ پر ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ، بہائی، برہماکاری، ستھیا سائی بابا کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے حوالے سے کسی نے اپنی مذہبی تعلیمات کو پیش کیا اور کسی نے مذہبی گیت، اشلوک اور شبدھ پیش کئے جبکہ اسلام کی نمائندگی میں مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب (مبلغ سلسلہ میلبورن) نے پندرہ منٹ کے لئے "اسلام اور آرٹ" کے موضوع پر مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے مختصراً اسلام کا تعارف اور آرٹ سے متعلق اسلامی تعلیمات کو اللہ تعالیٰ کی صفات "اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ" کے حوالے سے پیش کیا۔

نمائش کے شرکاء

جماعت احمدیہ کے اس سٹال پر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم وحید احمد صاحب اور مکرم اسامہ احمد صاحب سیکرٹری تعلیم ہمہ وقت موجود رہے۔ اس نمائش کی تقریب میں مختلف مذاہب کے لیڈروں کے علاوہ مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ بھی شریک ہوئے۔ مقامی سٹی کی لیڈی میئر Clr.Angela Long اور وکٹوریہ اسٹیٹ کے ممبر پارلیمنٹ Mr.John Lenders بھی شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ کے سٹال پر آنے والے مختلف کمیونٹیز کے لوگ اسلام سے متعلق زبانی گفتگو بھی کرتے رہے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق فولڈرز بھی ساتھ لے جاتے رہے۔ سٹال کے ٹیبل پر حضور انور کی کتاب بھی رکھی گئی تھی۔ ایک سنجیدہ مزاج آسٹریلین سٹال پر آئے تو حضور کی کتاب بڑی دلچسپی سے دیکھتے رہے پھر کہنے لگے میں اس کتاب کو جب تک میں یہاں ہوں کچھ دیر دیکھ سکتا ہوں۔ جب انہیں وہ کتاب دی گئی تو وہ سارا وقت اس کتاب کی ورق گردانی کرتے رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ان کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے یہ کتاب انہیں تحفۃً دے دی گئی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لئے خود ہی انہوں نے رابطہ کے لئے اپنا فون نمبر دیا۔

علاوہ ازیں مذکورہ بالا ممبر پارلیمنٹ کو بھی حضور انور کی کتاب تحفے کے طور پر پیش کی گی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس نمائش کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو متعارف کروانے کا موقع میسر آیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے
۷اویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد
وفاقی وزیر امیگریشن آسٹریلیا کی شرکت
آسٹریلیا بھر سے ۳۰۰ سے زائد اطفال و خدام اور زائرین کی شمولیت

مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۷اواں سالانہ اجتماع اپنی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ مورخہ ۹ر اور ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو "مسجد بیت الہدیٰ" سڈنی میں منعقد ہوا۔

پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اپنے محبت بھرے دعائیہ پیغام سے نوازا۔

مورخہ ۸ر ستمبر کو نماز مغرب کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جو کہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔

تقریب پرچم کشائی

مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو صبح ۹ بجے مسجد بیت الہدیٰ کے سامنے والے احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔

پرچم کشائی کی اس پروقار تقریب کے بعد اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم عبدالماجد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ آپ نے اجتماع کے موقع پر صدر خدام الاحمدیہ کے نام ارسال فرمایا تھا۔

بعدہٗ صدر خدام الاحمدیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور آنے والے خدام و اطفال کو خوش آمدید کہا۔

صدر صاحب کے خطاب کے بعد بعض علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن اور تقریری مقابلہ جات شامل تھے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد رسہ کشی، لمبی چھلانگ اور گولہ پھینکنے کے مقابلے ہوئے۔ اس کے علاوہ ۱۰۰ میٹر کی دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ اور فٹ بال کے مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد ساری ٹیمیں گراؤنڈ میں آگئیں اور والی بال کے مقابلے منعقد ہوئے۔

دوسرے دن صبح کا اجلاس نائب قائد مجلس ایڈیلیڈ مکرم بشارت احمد صاحب چوہان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد نظم خوانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے خدام سے اطاعت کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں صحابہؓ کی اطاعت کے بے مثال نمونے بیان فرمائے۔

اختتامی تقریب

امسال مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب کا دعوت نامہ قبول کرتے ہوئے وفاقی وزیر برائے امیگریشن و ملٹی کلچرل افیئرز Hon.Mr.Philip Ruddock خصوصی طور پر تشریف لائے۔

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

منقولات

کراچی اور حیدر آباد میں ایسا قابل نفرت لٹریچر تقسیم کیا جارہا ہے جو پاکستان میں ہیجان اور اشتعال کی نئی آگ لگا سکتا ہے

پریس ریلیز H.R.C.P ۱۴؍نومبر ۲۰۰۰

سرگودھا کے قریب تخت ہزارہ میں جمعہ کے روز احمدی برادری کے پانچ افراد کی موت ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ ابتری کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

یہ حقیقت زیادہ خطرناک ہے کہ یہ قتل مسلمانوں کے ساتھ ان کے تصادم کے نتیجے میں ہوئے۔ اطلاعات کے مطابق تحریک ختم نبوت کے ایک مقامی سرگرم کارکن نے اپنے مدرسہ کے چند شاگردوں کے ساتھ احمدیوں کے خلاف ایک احتجاجی مارچ کیا تھا جس کا براہ راست نتیجہ اس خونریز تصادم کی صورت میں سامنے آیا۔ اگر اس کا مقصد پرامن معاشرے میں بدامنی پیدا کرنا تھا تو وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی پرتشدد جھڑپوں کے نتیجے میں پانچ افراد زندگی سے محروم ہوگئے۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق اس سے پہلے متعدد بار اس امر کی یاددہانی کروا چکا ہے کہ انتہاپسند مذہبی قیادت کو تقریروں کے ذریعے مسلسل زبانی حملے کرنے اور پرامن شہریوں کو کھلی دھمکیاں دینے کی اجازت دینا اپنے اندر انتہائی خطرناک نتائج رکھتا ہے۔

یہ تازہ ترین تشدد اور سفا کی ایک بار پھر ان خوفناک نتائج اور خطرات کی تصدیق کررہی ہے جو بلا روک ٹوک اس روش کو جاری رکھنے کی اجازت دینے سے برآمد ہوسکتے ہیں۔ اور ناگزیر طور پر معاشرتی برادریوں پر اپنے اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔

اس وقت پورے ملک میں انحراف کی راہ اختیار کرنے والی قوتوں کے خلاف ایک واضح اور منظم انسدادی کوشش کی ضرورت ہے۔ کراچی اور حیدرآباد سے ملنے والی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی مسجدوں میں ایسا قابل نفرت لٹریچر تقسیم کیا جارہا ہے جو معاشرے میں ہیجان اور اشتعال کی نئی آگ پھیلا سکتا ہے۔ ملک میں ترقیاتی سرگرمیوں میں مصروف اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق کیلئے کام کرنے والے گروپوں کے خلاف شدید زبانی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس روش کے نتیجے میں ہونے والے معاشرتی تباہی کی پوری ذمہ داری براہ راست حکومت پر آتی ہے جو یکے بعد دیگرے ملنے والی تنبیہات کے باوجود اب تک اس مجرمانہ طرز عمل پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے والوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے میں ناکام رہی ہے۔

اگر اپنے الفاظ سے نفرت اور تشدد کا واضح پیغام پھیلا کر ملک کے موجودہ قوانین کی براہ راست خلاف ورزی کرنے والے عناصر کو اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی آزادی اسی طرح حاصل رہی تو اس کا امر حقیقی خطرہ موجود ہے کہ تشدد کو مزید فروغ حاصل ہوگا اور کسی احساس کے بغیر مزید جانیں ضائع ہوں گی۔

یہ امر حکومت کی انتہائی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ تشدد کو پھیلنے سے روکے اور ملک کے تمام شہریوں کو ایسے شدید حملوں کے مقابلے میں تحفظ فراہم کرے جو بڑی آسانی سے ایسے خوفناک نتائج کا باعث بن جاتے ہیں جن کا مظاہرہ پچھلے چند ماہ میں کئی بار ہوچکا ہے۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت مزید تاخیر کے بغیر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

(HRCP پریس ریلیز ۱۴؍نومبر ۲۰۰۰)

گجرات میں زیادہ تعداد ٹی بی کے مریضوں کی

جماعت احمدیہ طبی امداد کیلئے سرگرم

قادیان 16 فروری (لقمان) عالمی جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی جانب سے فوری طور پر 20 لاکھ روپے گجرات زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے دیئے جانے پر بھارت میں جماعت کے مرکز قادیان سے ماہر ڈاکٹروں کی مختلف ٹیمیں گجرات میں الگ الگ جگہوں پر کام کررہی ہیں۔

گجرات سے ہندسماچار کے نمائندہ کو اس ٹیم کی رہنمائی کررہے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے صدر محترم نسیم خان نے فون پر بتایا کہ ان کی تنظیم کے بہت سے کارکن جو قریبی علاقوں میں تھے زلزلہ والے دن ہی سے کام شروع کردیا تھا جبکہ جماعت احمدیہ کی جانب سے 20 لاکھ کی مفت ادویات ٹینٹ۔ کمبل، اشیاء خورونوش وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ۵ ہزار کمبل تقسیم کئے جاچکے ہیں جبکہ کھاوڑا اور قریبی 35 گاؤں کے سبھی گھروں میں جماعت نے ایک ایک ماہ کا راشن دیا اور لنگر ہر روز علیحدہ سے جاری ہے جس میں سبھی مذاہب کے لوگ بلا مذہب و ملت امتیاز شریک ہورہے ہیں۔ امریکہ ریٹرن ایم ڈی و ماہر امراض ڈاکٹر ایم ایچ ملک ڈاکٹر عبد الحفیظ نے بھی فون پر بتایا کہ انہوں نے کھاوڑا اور 38 گاؤں میں 45 ہزار مریضوں کا معائنہ کرکے انہیں ادویات دیں۔ جب ان سے انہوں نے اپنے کام کرنے کے طرز عمل کے بارے میں بتایا کہ مختلف علاقوں میں ۳ ٹیمیں کام کررہی ہیں۔ ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک و موبائل ڈسپنسری۔ موبائل ڈسپنسری لوگوں کے گھر گھر جاکر انہیں چیک کرتی ہے اور دوائی بھی فری فراہم کرواتی ہے۔ اس موبائل ڈسپنسری میں بھی ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم شامل ہے۔

جماعت احمدیہ بھارت کے پریس سیکرٹری جناب سعادت احمد جاوید نے بتایا کہ گجرات کے علاقہ میں ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل لندن کی ٹیم بھی جماعت احمدیہ کی رہنمائی میں کام کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ٹیم ان جگہوں پر پہنچی جہاں پہلے کوئی مدد نہ پہنچی تھی۔ سابق ایم پی جناب وسیم احمد کانگرس کمیٹی ایٹہ کے علاوہ وہاں پہنچی بہت سی تنظیموں کے علاوہ پنجابی فیملیوں نے بھی جماعت کی ان خدمات کی تعریف کرتے ہوئے اسے پنجاب کا نام روشن کئے جانے کے بارے میں بھی کہا۔ اطلاعات کے مطابق ان علاقوں میں 98 فیصد مکانات تباہ ہوچکے ہیں وہاں کام کررہے لوگوں نے، سرکاری مشینری سے مانگ کی ہے کہ وہ فوری طور پر ان لوگوں تک راحت پہنچائیں جنہیں ابھی تک سرچھپانے کیلئے کوئی ٹینٹ اور بیماری سے افاقہ کیلئے کوئی دوائی نہیں ملی جبکہ ان علاقوں میں زیادہ جو بھی کام ہوا رفاہی تنظیموں کی جانب سے ہی ہوا اور ہو رہا ہے اور لوگ آج بھی سرکار کی امداد کی جانب نظریں بچھائے بیٹھے ہیں۔

پوچھا گیا کہ وہاں زیادہ ادویات کن مریضوں کو دی جارہی ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ ان علاقوں میں زلزلہ میں زخمی ہونے کے علاوہ 70 فیصد ایسے مریض ہیں جنہیں ٹی بی کا مرض ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایسے مریضوں کو اعلیٰ کمپنیوں کی ادویات فراہم کروائی ہیں جو کہ اس مرض کو ایک ماہ کے عرصہ میں ہی جڑ سے ختم کردیتی ہیں۔ ہر مریض کو ایک ماہ کا مکمل کورس فری دیا گیا۔ انہوں

پاکستانی عدلیہ۔ جو حکام وقت کے اشاروں پر ناچتی ہے

پاکستان میں ایک ایسا معاملہ سامنے آیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح پاکستانی عدلیہ حکام وقت کے اشاروں پر ناچتی رہی ہے۔ ایک برٹش اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور ان کے خاوند آصف علی زرداری کو لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج نے نواز شریف سرکار کے اشارے پر مجرم قرار دیا تھا۔ ایسا تحریری حکم سرکار کی طرف سے جج کو پہنچایا گیا تھا۔

سنڈے ٹائمز لندن نے ہائی کورٹ جج ملک محمد قیوم اور نواز شریف سرکار کے وزیر خالد انور کے مابین فون پر ہوئی بات چیت کا ٹیپ عام کردیا ہے۔ اس بات چیت کو انٹیلیجنس بیورو کے افسر عبد الرحیم نے ریکارڈ کرلیا تھا قیوم ہائی کورٹ کی اس دو ممبری کمیٹی کے صدر تھے جس نے بے نظیر اور زرداری کو کرپشن کا مجرم قرار دیتے ہوئے پانچ سال جیل اور ۸۶ لاکھ ڈالر جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ اپریل ۱۹۹۹ء میں سنائے گئے اس حکمنامے میں بے نظیر اور زرداری کو پارلیمنٹ کی ممبر شپ کے نااہل قرار دینے کے علاوہ جائیدادیں ضبط کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ بے نظیر اس فیصلہ کے بعد پاکستان چھوڑ کر چل گئیں جبکہ زرداری مختلف الزامات کے تحت جیل میں ہیں۔ اخبار کے مطابق قیوم کو سرکار کی طرف سے بے نظیر اور زرداری کی سزا سے متعلق تحریری آرڈر سونپا گیا جسے انہوں نے صرف پڑھ دیا۔ (روزنامہ امر اُجالا جالندھر ۲۰۰۱-۲-۱۲ء)

****

بقیہ صفحہ: (15)

وزیر موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یہاں آکر بہت خوشی محسوس ہوئی ہے۔ انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ان خدمات کو جو وہ آسٹریلیا کے لئے کررہی ہے خراج تحسین پیش کیا اور خاص طور پر ماٹو "Love for all hatred for none" کو بہت سراہا۔

اس کے بعد وزیر موصوف نے مختلف مقابلوں میں اول آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور بقیہ انعامات محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے تقسیم کئے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ : (۲۵)

باقاعدہ لنگر کا انتظام Humanity First U.K کی طرف سے کر دیا گیا تھا۔ لنگر میں آکر کھانا کھانے والوں کی مجموعی تعداد 14,000 رہی جس میں پولیس کا عملہ مقامی ٹیچرز اور گورنمنٹ ملازم بھی تھے۔ قریب کی بستیوں کے غریب ہندو بھی روزانہ اسی لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ مورخہ 14 فروری کی بات ہے۔ مولویوں نے بظاہر ہمارے لنگر کو بند کروانے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن خدام نے ہمت دکھائی اور حسب سابق بغیر کسی رکاوٹ کے آخری دن تک لنگر بدستور جاری رہا۔ الحمدللہ

مخالفت:

جہاں پر ہمارا کیمپ تھا اور ہم کام کر رہے تھے وہاں سے نزدیک ترین شہر "Bhuj" ہے جو کہ 80 کلومیٹر پر ہے۔ ہمارا کیمپ بہت interior اور پسماندہ علاقہ میں تھا۔ بعض اخباروں نے ہمارے کیمپ کی خبریں شائع کیں۔ جیسے ہی یہ خبریں شائع ہوئیں بذات مولوی حرکت میں آگئے اور ہم نے دیکھا کہ کبھی شہر 'سورت' سے کبھی 'احمد آباد' سے اور کبھی ممبئی سے آنے والے بڑی بڑی داڑھیوں کے مالک مولوی گاڑیوں سے کھاوڑا (جہاں ہمارا کیمپ تھا) کا چکر لگانے لگے۔ جماعت اسلامی، اہل حدیث، جمعیۃ العلماء، دیوبندی سب ہمارے خلاف اکٹھے ہونے لگے۔ محلوں اور مسجدوں کے صحنوں میں انہوں نے جلسے کئے اور پورے علاقہ میں ہمارے خلاف زہر پھیلانے کی بھرپور کوشش کی۔ کھاوڑا قصبہ اور اس کے ارد گرد گاؤں کے مسلمانوں کو ہمارا بائی کاٹ کرنے پر مجبور کیا۔ غریب لوگوں کو ہم سے ریلیف لینے اور علاج کروانے پر پابندی لگادی اور اپنے لئے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونے کی مہر ایک بار پھر ثبت کروالی۔ یہ مولوی ان بے چارے متاثرین کے کھانے، رہنے اور علاج و معالجہ کا انتظام تو کرنے سے رہے کیونکہ یہ تو خود انہیں کے ٹکڑوں پر پلنے والی قوم ہے البتہ جو کر سکتے تھے اس میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بے گھر اور مفلوک الحال لوگوں کو سماجی مقاطعہ اور رشتہ و ناطہ ٹوٹنے کا خوف دلا کر "احمدیہ مسلم ریلیف کیمپ" میں آنے سے روکا اور یہ جھوٹا وعدہ کیا کہ ہمارا ریلیف کیمپ جلد لگنے والا ہے، سامان آرہا ہے، حتی کہ انہوں نے ان کو یہاں تک دھوکا دیا کہ ان کے پاس جا کر ان کی فہرستیں مع کیفیت یہ کہہ کر تیار کیں کہ جیسے ہی ہمارے سامانوں سے بھرے ہوئے ٹرک آئیں گے آپ کے تمام نقصانات کی یکمشت ادائیگی کر دیں گے۔ لیکن اطلاعات کے مطابق تادم تحریر ان مولویوں نے ایک کوڑی کا سامان بھی ریلیف کے طور پر کسی کو نہیں دیا۔ ان مولویوں نے اخبارات میں پیسے دیکر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتہار اور مضمون شائع کئے اور اتنا ہی نہیں بلکہ احمدیہ ریلیف کیمپ پر حملہ کرنے کا بھی منصوبہ بنایا۔ لیکن انہیں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی شکست کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔ شروع میں تو ہم بھی سمجھتے تھے کہ یہ مولوی آج کل میں یہاں سے چلا جائیگا، لیکن جب ہم نے دیکھا کہ پانی سر سے اوپر آنے لگا ہے تو ہم نے ایک وفد کی صورت میں ضلع کچھ کے D.C صاحب اور پولیس Head Quarter میں D.S.P صاحب سے ملاقات کی اسی طرح حکومت کی خفیہ Agencies سے بھی رابطہ کیا۔ نتیجۃً انتظامیہ اور پولیس حرکت میں آئی اور ہمارے کیمپ میں پولیس کا حفاظتی پہرہ لگ گیا۔ شہر کھاوڑا میں بڑی تعداد میں پولیس تعینات کر دی گئی دوسری طرف سے پولیس نے ان مولویوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی دیکھتے ہی دیکھتے موسم سازگار ہو گیا۔ اور مولوی ایسا دُم دبا کر بھاگا کہ جب تک ہم وہاں رہے واپس آنے کا نام نہیں لیا۔ آنے والی ہر گاڑی کو پولیس چیک کرتی تھی۔ ہم نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں بہت عزت بخشی۔ وتعز من تشاء وتذل من تشاء۔ ہمارے نوجوانوں نے خدمت کر کے نہ ہی صرف عوام کا دل جیتا بلکہ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران تک بھی ہمارے Discipline اور بے لوث خدمت کو دیکھ کر دل سے ہمارا احترام کرتے تھے اور جب کبھی ہم ان کے پاس جاتے تو بڑی عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ پولیس، فوج، بجلی، واٹر سپلائی کے افسران روزانہ ہمارے کیمپ میں آکر ہماری خبر گیری کرتے اور اپنی خدمات پیش کرتے اور ساتھ بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔

مقامی لوگوں نے جب دیکھا کہ ان کے جھوٹے مولویوں کا اب تک اپنے مال سے لدے ہوئے ٹرک لیکر واپس آنا تو در کنار، منہ تک نہیں دکھا رہے تو وہ لوگ تمام پابندیوں کو توڑتے ہوئے ہمارے کیمپ میں آئے اور معذرت کرتے ہوئے پھر سے ریلیف حاصل کرنے لگے۔ صبح سے شام تک ہمارے کیمپ میں ریلیف حاصل کرنے، علاج کروانے اور کھانا کھانے والوں کا مجمع لگا رہتا۔ الحمدللہ

عوام میں ہماری اسقدر مقبولیت دیکھ کر مولوی بہت بوکھلائے۔ بالآخر انہوں نے صوبہ گجرات کے کثیر الاشاعت گجراتی اخبار کچھ متر Kachh-mitra کی 17 فروری کی اشاعت میں پیسے دے کر ہمارے خلاف جھوٹ اور فریب سے پُر اشتہار شائع کروایا کہ "......ضلع کچھ کے "کھاوڑا" علاقہ میں احمدی جنہیں قادیانی اور مرزائی بھی کہتے ہیں گاؤں گاؤں ریلیف تقسیم کر رہے ہیں اور اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان سے دور رہیں اور ان سے ریلیف نہ لیں اور ان کا بائی کاٹ کریں کیونکہ یہ غیر مسلم ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وغیرہ....." جس دن یہ خبر ہمارے خلاف شائع ہوئی اسی دن ہمارا ایک وفد "کچھ متر" اخبار کے ایڈیٹر سے ملا۔ قابل ذکر ہے کہ اس وفد میں Humanity First U.K. کی طرف سے آنے والے تینوں نمائندگان بھی شامل تھے۔ جب وفد نے اخبار کے ایڈیٹر کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آپ نے اخباری اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پیسے کی لالچ میں آکر ایک ایسی تنظیم کے خلاف اشتہار شائع کیا ہے جو ایسے متاثرہ علاقہ میں کام کر رہی ہے جہاں آج تک کوئی دوسری تنظیم نہیں پہنچی۔ آپ نے نہ صرف صحافت کے مقدس پیشہ کو داغدار کیا ہے بلکہ قومی منافرت پھیلانے میں آپ نے جھوٹے لوگوں کی مدد کی ہے۔ اب ہم آپ کے خلاف Court میں جائیں گے۔ اس پر ایڈیٹر اخبار نے اپنے Advertising Department کے منیجر کو طلب کیا اور گجراتی زبان میں اس کو سخت سست کہا اور معذرت کے ساتھ غلطی کا اعتراف کیا اور ہم سے کہا کہ بتائیں کہ اس کا مداوا کیسے کیا جائے؟ ہم نے مطالبہ کیا کہ اسی اخبار کی کل کی اشاعت میں آپ اُسی جگہ پر جہاں ہمارے خلاف اشتہار شائع ہوا ہے اسکی تردید شائع کریں اور اس کے لئے ہم آپ کو کوئی قیمت ادا نہیں کریں گے۔ وہ بڑی خوشی سے ہماری شرط مان گئے۔ تب ہماری درج ذیل تردید مذکورہ اخبار کے اگلے دن کی اشاعت میں اسی page پر اور انہیں کالموں میں شائع ہوئی جہاں ہمارے خلاف مولویوں نے پیسے دے کر جھوٹ شائع کروایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان مولویوں کا جھوٹ ہفتہ کی اشاعت میں چھپا تھا جبکہ ہماری تردید اگلے دن 18 فروری کو اتوار کی خصوصی اشاعت میں شائع ہوئی جس کی تعداد اشاعت دیگر اشاعتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ تردید کے الفاظ یہ تھے:

"ہم مسلمان ہیں" جماعت احمدیہ کا بیان

مورخہ 17 فروری 2001ء کو صفحہ 10 پر جو اشتہار احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف چھپا ہے اس کی وضاحت کے لئے لکھا جاتا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے ریلیف کیمپ کے امیر محمد نسیم خان صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں جو غیر مسلم لکھا گیا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ ہمارا دین اسلام ہے اور ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ پانچوں نمازیں ہم پر فرض ہیں۔ رمضان کے روزے رکھنا ہم پر فرض ہے۔ زکوٰۃ ہم پر فرض ہے۔ جس پر حج واجب ہو اس کے لئے حج فرض ہے۔ ہمارا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود اگر کوئی ہمیں مسلمان نہ سمجھے تو یہ اسکا قصور ہے۔ ہم اس اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ ہمارے یہی عقائد ہیں جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔

اس وقت ہم صرف دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے اس علاقہ میں آئے ہیں اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی مقصد نہیں۔ اس لئے ہم سبھی مذاہب کے ماننے والوں اور سبھی اقوام سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مصیبت کے وقت میں صرف اور صرف انسانیت کی خدمت کریں اور دکھی عوام کو مذہب کے نام پر گمراہ کرنے والے مولوی ملاؤں سے ہوشیار رہیں جو ہمارے آپسی بھائی چارے اور ملکی اتحاد کو توڑنا چاہتے ہیں۔

مزید خط و کتابت کے لئے ہمارا پتہ یہ ہے:
ناظر نشر و اشاعت، محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور
پنجاب 143516 فون 01872-70749
فیکس 01872-70105
(روزنامہ کچھ متر گجراتی 18 فروری 2001)

اس تردید کا شائع ہونا تھا کہ پورے گجرات میں مولویوں کی مٹی پلید ہو گئی۔ انہیں اپنے منہ کی کھانی پڑی۔ دوسری طرف اس کے بعد Press Media کی توجہ بالخصوص ہماری طرف ہو گئی اور کئی اخبارات نے ہمارے کیمپ کی رپورٹیں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔

لندن سے Humanity First کے نمائندگان کی آمد:

15/ فروری کی شام مکرم ابراہیم نونن صاحب Humanity First U.K کے ڈائریکٹر و صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے مع اپنے رفقاء مکرم شیخ نجیب الرحمٰن صاحب اور مکرم نصیر الدین صاحب ممبئی پہنچے اور اگلے دن 16/فروری کو ہمارے Camp میں پہنچے جہاں خدام نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ ہر سہ نمائندگان آتے ہی ہمارے ساتھ خدمت کے کاموں میں لگ گئے۔ ان تینوں مہمانوں کا خدام نے ہر ممکن خیال رکھا اور ان کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ اس ٹیم کے آنے کی وجہ سے خدام کے اندر خدمت کا ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا ہوا۔ تینوں نمائندگان نے ہماری بہت حوصلہ افزائی کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ Humanity First کی طرف سے بعض متاثرین کو نقدی کی صورت میں مکانات بنانے کے لئے ریلیف دی گئی اور اسی ادارے کی طرف سے 300 مزید Tents اس علاقہ میں بھجوائے جا رہے ہیں۔

بعض رفاہی اور سیاسی تنظیموں کے لیڈر ہمارے Camp میں آتے تھے اور کہتے تھے کہ گاؤں گاؤں جا کر ہم نے اس علاقہ کا سروے کیا ہے تو لوگوں نے آپ کی بہت تعریف کی ہے اور ہر ایک یہی کہتا ہے کہ احمدیہ کیمپ والوں نے ہی صرف اب تک ہمیں ریلیف پہنچائی ہے۔ آپ کی اس طرح کی خدمت نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم آپ کے Camp میں آکر آپ سے ملیں۔ بعض ہندو تنظیموں کے لیڈر بھی ملنے آئے۔ 14 فروری کو مکرم وسیم احمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ و کانگریس لیڈر بھی ہمارے کیمپ میں تشریف لائے اور ہماری خدمت دیکھ کر جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

15 فروری کو دو معزز میاں بیوی ڈاکٹر انیتا صاحبہ اور وی ساگر صاحب جو گڑھوال میں ایک پرائیویٹ رفاہی ادارہ Society for Rural Development کے سیکریٹری ہیں ہمارے Camp میں تشریف لائے انہوں نے ہمارے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ "......آپ لوگوں نے ہمارا سر اونچا کر دیا ہے۔ ہمیں تم پر فخر ہے۔ ہم اس علاقہ کے جس گاؤں میں گئے سب کی زبانوں سے احمدیہ۔ احمدیہ۔۔۔ ہی سنا۔

گاؤں گاؤں گھر گھر جا کر ہر ایک کو تم نے جو ریلیف پہنچائی ہے یہ بہت عظیم کام ہے جو تم نے سرانجام دیا ہے۔ ڈاکٹر انیتا صاحبہ جو کہ آبائی طور پر ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتی تھیں اور ہماری جماعت اور قادیان کو اچھی طرح جانتی تھیں جس کی وجہ سے وہ ہمارے درمیان کافی دیر تک رہیں۔

علاقہ کے اہل حدیث کے دو مدارس کے طلباء بھی ہمارے کیمپ میں ہی آکر کھانا کھاتے رہے بعد میں ان کے مطالبہ پر انہیں کافی مقدار میں چاول دال وذیگر اشیاء دے دی گئیں تا کہ وہ خود کھانا تیار کروا کر بچوں کو کھلا سکیں کیونکہ ہمارے کیمپ سے یہ مدرسے دور تھے۔ اور بچوں کو پیدل آنا پڑتا تھا۔

لوکل پولیس انتظامیہ، جس کی اعلیٰ انتظامیہ نے ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ لوگوں کی خبر گیری کریں اور ان کے حالات کا علم رکھیں، امن بحال رکھیں اور روزانہ افسران بالا تک رپورٹ پہنچائیں اس علاقہ میں مستعدی سے کام کر رہی تھی ان کے پاس ریلیف کا سامان تو نہیں تھا لیکن متاثرین کے لئے سہولتیں پیدا کرنے میں پولیس نے بہت اہم رول ادا کیا۔ کھاوڑا علاقہ کے تھانہ انچارج جناب رانا صاحب نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ دن میں ایک دو بار خود ہمارے کیمپ میں آکر ہم سے ملتے تھے اور ہماری رہنمائی کرتے تھے پولیس اسٹیشن پر سیٹلائیٹ ٹیلیفون کا انتظام تھا۔ انہوں نے ہمیں مفت ٹیلی فون کی اجازت دے دی جس کی وجہ سے قریباً ہر روز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و محترم مبارک ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن اور محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ قادیان سے بات ہو جاتی تھی اور ان کو اپنی رپورٹ دے دیتے تھے اور ساتھ ہدایات و رہنمائی بھی حاصل کر لیتے تھے۔ جناب رانا صاحب کے ہم بہت ہی شکر گزار ہیں اور ان کے بہتر مستقبل اور ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔ جناب رانا صاحب چونکہ اس علاقہ سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے موصوف ہمیں آکر بتاتے تھے کہ دور دراز صحرائی علاقہ میں بعض گاؤں آباد ہیں وہاں کی ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی اور نہ ہی ان تک ہم پہنچ سکے اگر آپ جا سکیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے ہی دن ہماری ٹیم وہاں پہنچتی اور ریلیف اور medical aid پہنچا کر رانا صاحب کو رپورٹ دیتی اور وہ مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ہمارا شکریہ ادا کرتے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ایں سعادت بزور بازو نیست

چیف منسٹر گجرات کے ریلیف فنڈ میں ڈیڑھ لاکھ روپئے کا عطیہ:

مرکزی ہدایت کے مطابق قادیان سے ہی ڈیڑھ لاکھ روپئے مالیت کا ڈرافٹ بنام چیف منسٹر گجرات بنوا لیا گیا تھا۔ جسے ان کے آفس گاندھی نگر میں مورخہ 21 رفروری کو گجرات کے متاثرین کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے عطیہ کے طور پر دیا گیا۔ کئی اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوئیں۔

انتظامی ڈیوٹیاں:

درج ذیل شعبہ جات بنا کر احباب کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔

اعلیٰ افسران سے رابطہ:

اعلیٰ افسران اور پریس سے رابطہ رکھنے کے سلسلہ میں مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر، مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب، نے خصوصی خدمات سرانجام دیں۔

خرید اشیاء:

ریلیف کے لئے اشیاء کی خریداری کے سلسلہ میں ،مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ، مکرم عبد الحفیظ صاحب طارق اور مکرم رضاء الکریم صاحب نے مستعدی سے خدمات سرانجام دیں۔

تقسیم ریلیف:

ریلیف کی تقسیم میں مکرم اقبال احمد صاحب آف ممبئی، مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب: ،مکرم کریم الدین صاحب اڑیسوی، مکرم اعظم علی صاحب ڈرائیور، مکرم برہان الدین صاحب چراغ، مکرم، مشیر الدین صاحب معلم گاندھی دھام، مکرم نصیر احمد صاحب آف ہماچل، مکرم زبیر احمد صاحب اسلم، مکرم عبد العلیم صاحب ملکانہ، مکرم سلطان صلاح الدین صاحب کبیر، مکرم وسیم احمد صاحب ہریانہ مکرم مسعود احمد راشد، عبدالسلام طارق، لئیق احمد۔ کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

صفائی و آب رسانی:

اس شعبے میں مکرم محفوظ الرحمٰن صاحب فانی، مکرم منیر احمد صاحب ممبئی، مکرم عبد اللہ صاحب شموگہ، مکرم نجیب احمد صاحب آف ممبئی کی خدمات اہم ہیں۔

لنگر:

لنگر کے دو شعبے تھے۔ تقسیم اور تیاری طعام۔ ہر دو کے انچارج مکرم وحید الدین صاحب شمس کو مقرر کیا گیا تھا موصوف کی زیر نگرانی مکرم محمد موسیٰ صاحب باجوہ، مکرم غلام احمد صاحب اسماعیل، مکرم عطاء الرب صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب باورچی، مکرم رحمۃ اللہ صاحب ڈرائیور، مکرم رئیس الدین خان صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب جے پور، مکرم عبد الرب صاحب جے پور، مکرم میر عبدالحفیظ صاحب جے پور، مکرم اجمال احمد صاحب جے پور اور راجستھان کے دیگر خدام نے دن رات کام کیا۔

خدمت خلق، نظم وضبط وحفاظت: مکرم محمد موسیٰ صاحب گجراتی اس شعبے کے انچارج تھے اس شعبے کے تحت ہر ایک خادم کی ڈیوٹی باری باری لگتی تھی۔ یہ ڈیوٹیاں شروع دن سے ہی چوبیس گھنٹے کیمپ کے اندر اور باہر لگتی تھیں۔

طبی خدمات:

مکرم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب M.B.B.S,E.N.T، مکرم ڈاکٹر ملک مظفر حسین صاحب M.B.B.S, Child specialist، مکرم ڈاکٹر شمس الدین مبارک صاحب B.Pharmacist، مکرم توفیق احمد صاحب Pharmacist اور مکرم ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اصغر ہومیو پیتھ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ اسی طرح اس شعبے کے تحت مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون B.U.M.S آف ناصر آباد کشمیر، مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف عثمان آباد، مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر شمشاد احمد صاحب عدن، مکرم سید منصور احمد صاحب ڈرائیور مکرم عبدالمنان عاجز نے بھی خدمات سرانجام دیں۔

شعبہ برائے نماز:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیمپ میں پنج وقتہ اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام تھا۔ مکرم سید صلاح الدین صاحب کی ڈیوٹی اس شعبے میں لگائی گئی تھی۔ چونکہ تیز ہوا کی وجہ سے دریاں اور چٹائیاں ریت سے بھر جاتی تھیں جن کو ہر نماز میں صاف کرنا پڑتا تھا۔ غیر از جماعت احباب بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

فوٹوگرافی: روشنی:

ویڈیو اور Still فوٹوگرافی کے لئے مکرم محمد رشید صاحب طارق مودھا کو اس شعبہ کا انچارج مقرر کیا گیا تھا۔

:Reception

اس شعبہ کے انچارج مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کو

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

مقرر کیا گیا تھا۔اس کے تحت معززین اور حکومت کے اعلیٰ افسران کی کیمپ میں آمد پر ان کی خاطر تواضع کا مناسب اہتمام کیا جاتا تھا۔

:Stores

لنگر کے کچن اور ریلیف میں تقسیم ہونے والی اشیاء کے لئے دو علیحدہ علیحدہ اسٹورز بنائے گئے تھے۔کچن کے اسٹور کے انچارج مکرم ندیم احمد صاحب آف ممبئی تھے ہمارے کیمپ میں "ریلیف کیمپ احمدیہ مسلم جماعت" اور "لنگر ہیومینیٹی فرسٹ" اور "مجلس خدام الاحمدیہ بھارت" کے مختلف زبانوں میں بڑے بڑے بینرز لگے تھے۔اسی طرح ہماری سبھی گاڑیوں کے آگے پیچھے اور سائیڈز میں مختلف زبانوں میں "ریلیف گجرات منجانب احمدیہ مسلم جماعت" کے بینرز لگے ہوئے تھے کیمپ اور اس کے اطراف میں اونچی طاقت کے بلب لگائے گئے تھے۔کیمپ بہت ہی مناسب جگہ پر لگایا گیا تھا جو کھاوڑا قصبہ کے باہر دو بڑی شاہراہوں کے نزدیک تھا۔اور ہر ایک گزرنے والے کی نظر ہمارے کیمپ پر پڑتی تھی۔

نجملہ سبھی خدام وانصار نے بہت ہی مستعدی، محنت اور مکمل اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔جہاں پر اور جس کام کے لئے بھی خاکسار نے کسی کی ڈیوٹی لگائی پورے خلوص محنت اور احسن طریق پر ہر ایک نے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی۔بعض عمر اور تجربہ کے لحاظ سے خاکسار سے سینئر تھے لیکن ہر ایک نے قابل رشک اطاعت کا نمونہ دکھایا۔فجزاہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ۔

ہمارے لئے وہاں مناسب کھانے کی سہولت تک نہ تھی۔تیز ہوا کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ بغیر ریت کا کھانا مہیا ہو سکے جب کہ وہاں کے مقامی لوگ تو اس کے عادی تھے۔رفع حاجت کے لئے باہر جانا پڑتا تھا اور لیٹنے کے لئے ریت میں ہی خیمے نصب کئے گئے تھے، جنہیں صبح سے شام تک چلنے والی تیز ہوا ریت سے بھر دیتی تھی۔میٹھے پانی کی قلت کی وجہ سے اکثر کھارے پانی سے ہی نہانا پڑتا تھا وہ بھی ہفتہ میں ایک یا دو بار ہی۔اس کے باوجود سب کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی رہی۔اور سب نے خوب محنت سے کام کیا۔

قادیان سے 23 افراد پر مشتمل ہمارا یہ قافلہ روانہ ہوا تھا بعد میں ممبئی سے 6 خدام اور راجستھان سے 9 خدام مزید آکر ہمارے قافلہ میں شامل ہو گئے تھے۔عثمان آباد سے ایک اور گاندھی دھام سے ایک خادم آئے۔اس کے علاوہ مورخہ 11 فروری کو مزید 14 افراد کا ایک قافلہ قادیان سے ایک جیپ اور دو ٹرک کمبل اور ریلیف کی دیگر اشیاء لیکر محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم کی قیادت میں روانہ ہوا جو 14 فروری کو ہمارے پاس کھاوڑا پہنچا ان سبھی کو اللہ تعالیٰ نے بڑھ چڑھ کر خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔الغرض کل 57 افراد (خدام وانصار) کو گجرات میں خدمت کا موقعہ ملا۔

جب ہمارا قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو گاؤں کے کئی معزز لوگ اور نوجوان ہمیں الوداع کرنے کے لئے آئے اور بڑے ہی جذباتی انداز میں کہہ رہے تھے کہ..... پھر کب آؤ گے..... ہمیں بھولنا نہیں..... اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کرنا۔بعض نوجوان تو ہمارے نوجوانوں سے گلے مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔آج بھی ان کے معصوم چہرے ہماری نظروں کے سامنے ہیں۔انشاء اللہ عنقریب ہمارا ایک قافلہ Tents اور ریلیف کا سامان اور Medical Aid لیکر گجرات روانہ ہونے والا ہے۔

اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام کے مطابق 19 فروری کو بعد نماز ظہر کھاوڑا سے ہمارا قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا اور گجرات اور راجستھان کے صحرائی سفر کے بعد 21 اور 22 فروری کی درمیانی شب قریباً بارہ بجے بخیریت قادیان دارالامان پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس زلزلہ میں ہم نے ایسے دل دہلا دینے والے مناظر دیکھے، جنہیں قلمبند کرنا ناممکن ہے۔پھٹی پرانی چادروں اور پالی تھن کی شیٹ کے نیچے سر چھپائے بیٹھے بھوکے پیاسے بچوں اور عورتوں کی تکلیف دہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو کھلے آسمان کے نیچے ہی بسیرا کرتے تھے۔جبکہ رات کی سردی بغیر لحاف کے گزارنا مشکل تھی۔جب کبھی ان کے پاس سے گزرتے تھے تو بعض تو ہاتھ پھیلا کر سامنے آجاتے تھے لیکن بے شمار عزت دار عورتیں اور معصوم بچے ایسے بھی تھے کہ جن کی نگاہیں ہر ایک رہ گزر کی طرف پر اُمید ہو کر اٹھتی تھیں لیکن حیاء اور شرم سے زبان سے کچھ کہہ نہ پاتے تھے لیکن ان کے خاموش الفاظ ہر حساس دل کو بہت کچھ پیغام دے دیتے تھے۔ان کی بے بسی و حالت زار دیکھ کر ہم بھی آنسو بہائے بغیر رہ نہ سکے۔ہر دل ماتم کدہ تھا۔کون تعزیت کرے اور کون غم گساری۔کوئی بیوہ ہے تو کوئی یتیم ہے۔کسی کو بیٹے کا غم کھائے جا رہا ہے تو کسی کو بیوی بچوں کی اجتماعی موت کے نظارہ نے پاگل کر دیا ہے۔ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے عزیزوں پر قیامت برپا ہوئی۔ان کے چیخنے چلانے اور بچاؤ..... بچاؤ..... کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑتی رہیں۔لیکن وہ کچھ کر نہ سکے۔خوف اور ہیبت ہر ایک کے چہرہ پر عیاں تھی۔ وہاں کے بھوکے پیاسے اور بے گھر یتیم بچے بیوائیں اور آفت زدہ عوام آج بھی مدد کے محتاج ہیں۔لیکن اس سے بھی دردناک نظارہ ہماری آنکھوں نے یہ دیکھا کہ بعض متعصب تنظیمیں ایسے وقت میں بھی اپنی فرقہ وارانہ اور متعصبانہ ذہنیت کو بھلا نہ سکیں۔انہوں نے مذہب کے نام پر امتیاز برتا۔اپنے لنگر اور ریلیف کا دائرہ اپنوں تک ہی محدود رکھا۔دھرم کے نام پر انسانیت کا بٹوارہ کیا۔ اب بھی متواتر اس علاقہ سے فون آرہے ہیں کہ آپ لوگ دوبارہ آئیں اور اس علاقہ میں کام کریں۔ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔کل ہی ہندی زبان میں ایک فیکس قادیان موصول ہوا ہے جس کا مضمون درج ذیل ہے:

"احمدیہ مسلم جماعت گورداسپور پنجاب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سلام مسنون کے بعد آپ سبھی احمدیہ مسلم جماعت جو زلزلہ کے دوران کچھ کھاوڑا اور دیگر بہت سے ایریا میں جو نیک کام کر رہے ہیں وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔لیکن آپ کی جماعت اگر "مانڈوی کچھ" میں آئے تو یہاں پر بھی بہت help کی ضرورت ہے۔اگر آپ سے ہو سکے تو یہاں آکر غور کر کے دیکھیں۔آپ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ "کچھ" کے متاثرین زلزلہ کو آپ خود دیکھ کر ضرورت مند کو اپنے ذریعہ سے Direct Help کر رہے ہیں جو سب سے اچھی بات ہے۔

خاص کر یہاں مانڈوی میں بھی کچھ family جو بہت ہی غریب ہیں اور انکا گھر رہنے کے لائق نہیں ہے تو آپ کی ٹیم یہاں پر آئے اور سب حالات دیکھے اور غور کرے ہم اپنی طرف سے آپ کی ٹیم کو مکمل تعاون دیں گے۔ہم کچھ کے زلزلہ کے دوران آپ کی جماعت کا نیک کام دیکھ چکے ہیں ہمیں امید ہے کہ ایسی مصیبت کے وقت آپ کی جماعت جو کام کر رہی ہے وہ آگے بھی کرے گی۔اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کو ہر نیک کام میں کامیابی ملے امین۔اللہ حافظ

ماجد مانڈوی، کچھ گجرات۔1-03-01

ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ بنی نوع انسان سے مادر مہربان سے بھی بڑھ کر پیار کرنے والے، جان ودل سے پیارے ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے جنکی زیر قیادت جماعت احمدیہ کو ایسی مثالی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہم اید امامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاتہ وبارک فی عمرہ وامرہ۔امین

☆☆☆

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر وزبر

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سرراہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(النداء من وحی السماء مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

بقیہ صفحہ:	(2)

سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے۔بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اُس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔اور اگر ہر ایک سخت اور آزار دِہ تقریر کو محض بوجہ اس کے کہ مرارت اور تلخی اور ایذارسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پُر ہے۔کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بُت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں یہ ہرگز ایسے نہیں ہیں جن کے سننے سے بُت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں۔بلکہ بلاشبہ اِن الفاظ نے اُن کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔کیا خدائے تعالیٰ کا کفار مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم۔معترض کے من گھڑت قاعدہ کے موافق گالی میں داخل نہیں ہے کیا خدائے تعالیٰ کا قرآن شریف میں کفار کو شر البریہ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر ظاہر کرنا یہ معترض کے خیال کے رو سے دشنام دہی میں داخل نہیں ہوگا؟ کیا خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں واغلُظ علیھم نہیں فرمایا کیا مومنوں کی علامات میں اشدّاء علی الکفار نہیں رکھا گیا۔کیا حضرت مسیح کا یہودیوں کے معزز فقیہوں اور فریسیوں کو سؤر اور کتّے کے نام سے پکارنا اور گلیل کے عالی مرتبہ فرمانروا ہیرودیس کا لومڑی نام رکھنا اور معزز سردار کاہنوں اور فقیہوں کو کنجری کے ساتھ مثال دینا اور یہودیوں کے بزرگ مقتداؤں کو جو قیصری گورنمنٹ میں اعلیٰ درجہ کے عزت دار اور قیصری درباروں میں کرسی نشین تھے اِن کریہہ اور نہایت دل آزار اور خلاف تہذیب لفظوں سے یاد کرنا کہ تم حرامزادے ہو حرامکار ہو شریر ہو بدذات ہو بے ایمان ہو احمق ہو ریاکار ہو شیطان ہو جہنمی ہو تم سانپ ہو سانپوں کے بچے ہو۔کیا یہ سب الفاظ معترض کی رائے کے موافق فاش اور گندی گالیاں نہیں ہیں۔اس سے ظاہر ہے کہ معترض کا اعتراض نہ صرف مجھ پر اور میری کتابوں پر بلکہ درحقیقت معترض نے خدائے تعالیٰ کی ساری کتابوں پر اور سارے رسولوں پر نہایت درجہ کے جلے سڑے دل کے ساتھ حملہ کیا ہے"۔(ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۱)

(منصور احمد)

☆☆☆☆☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: [illegible] Mark German
By Sea : [illegible]0 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA) .

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 50 Thursday, 15/22 March . 2001 Issue No 12-13

گجرات کے زلزلہ زدگان کیلئے جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات

۵۷ رُکنی ٹیم نے ۵۶ دیہاتوں کے ۲۰ ہزار سے زائد افراد تک ۳۵ لاکھ روپے کی ریلیف تقسیم کی

۱۴ ہزار افراد نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کھانا تناول کیا۔ ماہر ڈاکٹر صاحبان نے ۲۹ ہزار مریضوں کا علاج کیا

علاوہ ازیں چیف منسٹر گجرات ریلیف میں ڈیڑھ لاکھ روپے کا عطیہ دیا گیا

لنڈن سے احمدیہ تنظیم HUMANITY FIRST کے تین رُکنی وفد کی آمد اور خدمات

رپورٹ مرتبہ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت وامیر قافلہ برائے ریلیف گجرات

26 جنوری 2001ء کی صبح بھارت کے صوبہ گجرات کے لئے نہایت ہی خوفناک ثابت ہوئی جبکہ وہاں ٹھیک 8:52 بجے نہایت شدید زلزلہ آیا جس نے نہ صرف پورے بھارت کو جھنجوڑ دیا بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش، اور چائنا تک اس کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ماہرین زلازل نے اسے Richter Scale پر 8.1 جانچا ہے۔ گجرات کے ساحلی علاقوں میں اس زلزلے نے قیامت برپا کر دی ہے جہاں ایک لاکھ سے زائد لوگ ہلاک اور بے شمار بستیاں اور شہر ویران ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عجیب کرشمہ ہے کہ کسی احمدی کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کا جب کبھی کوئی موقعہ ہاتھ آیا اسے جانے نہیں دیا اور بلا امتیاز مذہب وملت، رنگ ونسل مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کی۔ خواہ وہ لاتور کا زلزلہ ہو یا اڑیسہ کا سائیکلون یا بنگال وآسام کا سیلاب یا بمبئی اور بہار کے فسادات میں اجڑے ہوئے گھروں کی آبادئ نَو کا کام۔ بوسنیا، ترکی، کوسوو، جاپان اور براعظم افریقہ کی سرزمین بھی جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کی شہادت دے رہی ہے۔ چنانچہ اس بار بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور ہدایت کی روشنی میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے 23 اراکین پر مشتمل ڈاکٹر صاحبان و دیگر رضاکاران کی پہلی ٹیم گجرات ریلیف کیلئے تشکیل فرمائی۔ یکم فروری کو صبح گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس قافلہ کو گجرات کے لئے رخصت فرمایا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے از راہ شفقت اس قافلہ کا امیر خاکسار محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مقرر فرمایا اور ضروری ہدایات فرمائیں۔ چار دن کی مسافت کے بعد مورخہ 4 فروری کو یہ قافلہ ضلع "کچھ" کے شہر بُھج پہنچا۔ سب سے پہلے ضلع کچھ کے D.C. صاحب سے ملاقات کی اور ان کی ہدایت کے مطابق بُھج سے 70 کلومیٹر دور نہایت ہی پسماندہ علاقہ Khawda پہنچ کر اسی دن سے ریلیف کے کام کا آغاز کر دیا۔ ہم سے پہلے اس علاقہ میں کسی نے بھی ریلیف نہیں پہنچائی تھی اور یہ ہمارا پہلا قافلہ تھا جو ان تک ریلیف لے کر پہنچا۔ کھاوڑا پہنچ کر ہم نے Khawda Police Station کے Incharge مسٹر رانا صاحب سے رابطہ کیا انہوں نے ہمارے کیمپ کے لئے جگہ الاٹ فرمائی۔

کھاوڑا ایک قصبہ کا نام ہے جس کے مضافات میں 80 گاؤں آباد ہیں۔ یہ 90% مسلم اکثریت والا علاقہ ہے۔ یہاں سو فیصدی مکان تباہ ہو گئے ہیں۔ اور لوگ کھلے آسمان کے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کھاوڑا پاکستان بارڈر پر ہے اور زبان اور کلچر سندھی ہے۔ غریب ہونے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہتے ہیں، جب زلزلہ آیا تو لوگ بآسانی باہر آگئے اور بنسبت دوسری جگہ کے یہاں کم اموات ہوئیں لیکن معیشت بری طرح سے تباہ ہو گئی۔ تین سال سے بارش نہ ہونے کہ وجہ سے حکومت نے پہلے ہی اس علاقے کو قحط زدہ علاقہ Declare کیا ہوا ہے، اوپر سے اس بھیانک زلزلہ نے ان کا کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ یہاں کے مقامی مسلمان قانع، خوددار اور نمازی ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہیں۔ جب اس علاقہ کے مسلمانوں کو اطلاع ہوئی کہ ایک مسلم تنظیم انکی مدد کے لئے آئی ہے تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ کھاوڑا کے مضافات سے ہر خاص و عام مسلمان ہمیں ملنے کے لئے آتے اور کہتے کہ ہم فخر محسوس کر رہے ہیں کہ کوئی مسلم تنظیم ہماری خبر گیری کے لئے تو آئی۔ انہوں نے ہمارے خیمے نصب کئے اور پانی اور بجلی اور ایندھن وغیرہ کے انتظامات میں بھرپور تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ہمارے Camp میں 4 فروری کی شام سے لنگر جاری کر دیا گیا تھا جہاں پر ہر مذہب اور قوم کے لوگوں کے لئے صبح سے رات تک کھانے کا انتظام تھا۔ یہ لنگر Humanity First U.K کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔

بعد ازاں لوکل انتظامیہ سے علاقہ کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے یہ طے کیا گیا کہ متاثرین کو فوری طور پر ریلیف گاؤں گاؤں جا کر دی جائے۔ چنانچہ مورخہ 5 فروری سے روزانہ ایک ترتیب کے ساتھ گاؤں گاؤں جا کر ریلیف کا سامان لوگوں تک پہنچانے کا کام شروع کیا گیا۔ ہر روز شام اگلے دن کی ڈیوٹی مرتب کر دی جاتی تھی جس کے مطابق خدام کام کرتے تھے۔ ایک دن پہلے ہی ریلیف کا سامان Bags میں Pack کر دیا جاتا اور رات میں ٹرک پر Load بھی کر دیا جاتا تھا۔ اگلے دن بعد ناشتہ مقررہ گاؤں پہنچ کر ہر گھر سے ایک فرد کو بلا کر ان کی فیملی ممبران کے حساب سے ہر ایک فیملی کو کم از کم دس دن کا راشن چاول، دال، چینی، چائے پتی کے علاوہ صابن، پلاسٹک ترپال یا ٹینٹ، کمبل، سوئٹر وغیرہ اشیاء ریلیف کے طور پر دی جاتی تھیں۔ اگر کوئی معذور یا بیوہ ہو تو ان کے گھر تک ہمارے خدام خود سامان پہنچاتے تھے اور گاؤں چھوڑنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لی جاتی تھی کہ کوئی ایک بھی فیملی ایسی نہ رہ جائے جس کو ریلیف نہ ملی ہو اس طرح 34 گاؤں میں مکمل طور پر ریلیف پہنچائی گئی۔ علاوہ ازیں کیمپ میں بھی آنے والے متاثرین کو ان کی لوکل انتظامیہ کی تصدیق پر ریلیف دی جاتی رہی تقسیم ریلیف کا یہ سلسلہ 5 فروری سے 19 فروری تک جاری رہا۔ اس طرح کیمپ میں آکر ریلیف حاصل کرنے والے گاؤں کی تعداد 22 تھی۔ جبکہ:

☆ مجموعی طور پر کل 56 گاؤں میں ریلیف کا سامان دیا گیا۔

☆ کل 3505 فیملیز کو ریلیف دی گئی۔

☆ کس کے حساب سے مجموعی تعداد 20 ہزار سے زائد رہی جن تک ریلیف پہنچائی گئی۔

☆ جو سامان تقسیم کیا گیا اس کی مجموعی قیمت 35 لاکھ روپے ہے۔

کھاوڑا سے 150 کلومیٹر دور شہر گاندھی دھام سے ریلیف کا سامان خریدا جاتا تھا جس کے لئے کم از کم تین افراد پر مشتمل کمیٹی جاتی تھی۔ ریلیف کی تقسیم میں ایک مقامی اہل حدیث عالم مولانا ابوبکر صاحب (نائب امیر اہل حدیث جماعت علاقہ کچھ) اور مکرم یونس احمد صاحب آف کھاوڑا نے باوجود سخت مخالفت کے بہت تعاون کیا۔ اسی طرح روشنی و دیگر کاموں میں مکرم الیاس احمد صاحب آف کھاوڑا کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔

Medical Aid

اس علاقہ میں خوراک کی کمی کی وجہ سے اور مناسب علاج کی سہولت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق T.B کے مریض بہت زیادہ ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس خوفناک بیماری کا شکار ہیں علاوہ ازیں آنکھ اور جلد کی بیماری بھی عام ہے۔ میڈیکل ٹیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک ٹیم موبائیل تھی جو ریلیف تقسیم کرنے والی ٹیم کے ساتھ بذریعہ Ambulance گاؤں گاؤں جاتی تھی جب کہ دوسری ٹیم کیمپ میں آنے والے مریضوں کا علاج کرتی تھی اسی طرح تیسری ہومیو پیتھک ٹیم تھی، جن کا کیمپ میں ہی الگ ٹینٹ لگایا گیا تھا۔ جہاں Camp میں صبح سے شام تک مریضوں کی لائن لگی رہتی تھی Mobile medical Team جس گاؤں میں پہنچتی وہاں پر بھی مریضوں کی بھیڑ لگ جاتی تھی۔ Medical aid کی کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 19 فروری تک مریضوں کی مجموعی تعداد جن کا ہمارے ڈاکٹر صاحبان نے علاج کیا 29,000 تھی۔

علاج کروانے والوں میں عام شہریوں کے علاوہ فوج اور پولیس کے لوگ بھی شامل تھے کیونکہ زلزلہ کی وجہ سے تمام ہسپتال اور میڈیکل اسٹورز تباہ ہو گئے تھے اس لئے ہمارا کیمپ ان کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔

لنگر:

جس روز ہمارا قافلہ کھاوڑا پہنچا اسی دن سے

باقی صفحہ (17) پر ملاحظہ فرمائیں

Comp[illegible] Composing & Designing By
Krishan Ahmad, Misbahuddin,Ejaz Ahmad